بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللہ وعلیٰ اٰلك واصحابك یاخاتم النبیین

مرزائیت کا تعارف

۱۴ اگست ۲۰۰۷ کو جامعہ امینیہ رضویہ شیخ کالونی فیصل آباد میں عقائد کی درستگی کیلئے ۸ روزہ تربیتی کورس کروایا گیا جسمیں امام المناظرین، شیخ القرآن، سرمایہ اہلسنت، قاسمِ فیضانِ امینیہ حضرت علامہ مولانا محمد سعید احمد اسعد صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے درس ارشاد فرمایا اور ایمان کے موتی نچھاور فرمائے اس مختصر سے وقت میں جہاں انہوں نے دیگر مذاہب باطلہ کا ردّ فرمایا وہاں ختم نبوت پر بھی مختصر نوٹس لکھوائے اور قادیانیت کا ردّ بھی فرمایا یہ بندہ ناچیز بھی ان سعادت مندوں میں شامل تھا جنہوں نے تربیتی کورس سے استفادہ کیا کافی عرصہ سے ارادہ تھا کہ اس معلومات کو کتاب کی شکل میں چھپوا کر شائع کیا جائے تا کہ دیگر اہل ایمان بھی اس سے فائدہ حاصل کریں انشاء اللہ مکمل نوٹس

بھی اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کبھی شائع کئے جائیں گے فی الحال ختم نبوت کے

موضوع کو شائع کیا جارہا ہے ان نوٹس کو مختصراً کچھ ضروری اضافہ کے ساتھ جو

کہ اس ۸ روزہ کورس کے قلیل وقت میں نہ لکھوائے جاسکے شائع کیا جارہا ہے

جو تحریر قبلہ مناظر اسلام دامت برکاتہم العالیہ نے لکھوائی وہ اور جو ہم نے مزید

اضافہ انہیں کے شاگرد رشید مناظر اسلام حضرت علامہ و مولانا **عبدالمجید صاحب**

عطاری امینی (مدرس جامعہ امینیہ رضویہ شیخ کالونی فیصل آباد) مدّظلہ العالی سے

کروایا وہ علیحدہ علیحدہ سرخیوں سے لکھا جارہا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ قبلہ

امام المناظرین دامت برکاتہم العالیہ کو لمبی زندگی باصحت وعافیت عطا فرمائے

اور انہیں مزید دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے

اور ہمارے محسن **مناظر اسلام علامہ عبد المجید صاحب عطاری امینی**

(مدرس جامعہ امینیہ رضویہ، شیخ کالونی فیصل آباد) دامت برکاتہم العالیہ کے علم و

عمل میں برکتیں عطا فرمائے اور ہم سے اتنی شفقت کے صلہ میں اجر عظیم عطا فرما

کر لمبی زندگی باصحت وعافیت عطا فرمائے (آمین) **محمد زاہد سلطانی فیصل آباد**

قاری کاشف 0300.3930925

قارئین کرام!

مرزا غلام احمد قادیانی بھی ان کذابوں میں سے ایک ہے جن کے بارے نبی کریم **خاتم النبیین** ﷺ نے پیشن گوئی فرمائی۔

''ترجمہ: بے شک میری امت میں سے تیس جھوٹے پیدا ہونگے ان میں سے ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کسی کو نبوت نہیں ملے گی۔

(ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۵۵ ابوابُ الفتن حدیث نمبر ۲۲۱۹، ابوداوٗد شریف جلد ۲ صفحہ ۲۲۸ حدیث نمبر ۴۲۵۲، مشکوۃ شریف صفحہ ۴۶۵ حدیث نمبر ۵۳۳۳)

اس سے قبل کہ امام المناظرین دامت برکاتہم العالیہ کا مضمون شروع ہو پہلے آپ کو مرزا غلام احمد قادیانی (بناسپتی نبی) کا کچھ تعارف کروا دینا مناسب سمجھتا ہوں۔

<u>مرزا کہتا ہے!</u> اب میرے سوانح اس طرح پر ہیں کہ میرا نام غلام احمد میرے والد کا نام غلام مرتضیٰ اور دادا صاحب کا نام عطا محمد اور میرے پردادا صاحب کا

نام گل محمد تھا۔اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہماری قوم برلاس ہے اور میرے

بزرگوں کے پرانے کاغذات سے جو اب تک محفوظ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ

اس ملک سمرقند سے آئے۔(روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۱۶۲ حاشیہ، کتاب البریہ صفحہ ۱۳۴)

مزید لکھتا ہے

کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے

(روحانی خزائن ج ۱۳ ص ۱۷۷ حاشیہ، کتاب البریہ ص ۱۴۶)

مرزا قادیانی کا شجرہ : ہمارا شجرہ نسب اس طرح پر ہے میرا نام غلام

احمد بن مرزا غلام مرتضیٰ بن مرزا عطا محمد بن مرزا گل محمد بن مرزا فیض محمد بن

مرزا محمد قائم بن محمد اسلم بن مرزا محمد دلاور بن مرزا الہ دین بن مرزا جعفر بیگ بن

مرزا محمد بیگ بن مرزا عبدالباقی بن مرزا محمد سلطان بن مرزا ہادی بیگ مورث

اعلیٰ۔(روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۲ حاشیہ، کتاب البریہ ص ۱۴۲)

کیفیت ولادت! میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت

تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے باہر نکلی تھی اور بعد اُس کے، میں، نکلا تھا اور

میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا؛

(خزائن ج ۱۵ ص ۴۷۹، تریاق القلوب ص ۱۵۷، براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۸۶)

مرزے کا بچپن! مرزا بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتا تھا اور چاقو نہیں ملتا تھا تو سر کنڈے سے ذبح کر لیتا تھا اسکی والدہ کہتی ہے کہ ایک دفعہ ایمہ (ایک جگہ کا نام ہے) سے چند بوڑھی عورتیں آئیں تو انہوں نے باتوں باتوں میں کہا کہ سَندھی، ہمارے گاؤں میں چڑیاں پکڑا کرتا تھا اسکی والدہ کہتی ہے کہ میں نے نہ سمجھا کہ سندھی سے کون مراد ہے۔ آخر معلوم ہوا کہ ان کی مراد مرزا سے ہے۔ (سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۲۴۳ نمبر ۲۵۱)

مرزے کی چوری! مرزا کہتا ہے کہ بچپن میں ایک دفعہ بعض بچوں نے مجھے کہا کہ جاؤ گھر سے میٹھا لاؤ میں گھر میں آیا اور بغیر کسی سے پوچھے ایک برتن میں سے سفید بُورا اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا اور راستہ میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈال لی بس۔۔۔۔۔۔۔۔! پھر کیا تھا میرا دم رک گیا اور بڑی

تکلیف ہوئی کیونکہ جسے چینی سمجھ کر (مرزا بناسپتی) جیبوں میں بھر لایا تھا وہ پسا ہوا نمک تھا۔ (سیرۃ المہدی حصہ اول ص۲۲۶ نمبر ۲۴۴)

مرزے کی جوانی! مرزا کی امی کچھ یوں بیان کرتی ہے کہ ایک دفعہ مرزا بناسپتی اپنی جوانی کے زمانہ میں اپنے ابّی کی پینشن لینے گیا تو پیچھے پیچھے مرزا امام دین بھی چلا گیا جب مرزے نے پینشن وصول کر لی تو وہ مرزے بناسپتی کو بہلا پھسلا کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر اُدھر پھرتا رہا اور جب سارے پیسے ختم ہو گئے تو مرزے کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا اور مرزا شرم سے واپس گھر نہیں آیا۔ (سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۴۳،۴۴ نمبر ۴۹)

مرزے کا ازار بند (نالا) ! مرزے کی امّی کہتی ہے کہ مرزا ریشمی ازار بند استعمال کرتا تھا کیونکہ اسکو پیشاب بار بار آتا تھا اسلئے ریشمی ازار بند رکھتا تھا کہ کھلنے میں آسانی رہے اور اگر گرہ بھی پڑھ جاوے تو کھولنے میں دقت نہ ہو۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۵۲؛ نمبر ۶۵)

مرزا بناسپتی کو اکثر ہسٹیریا (یعنی باولہ پن) کے دورے پڑتے تھے اور

حالت غیر ہو جاتی تھی۔ (سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۱۳ نمبر ۱۹؛ ص ۲۲ نمبر ۳۶)

ڈاکٹر اور حکیم لوگ جانتے ہیں کہ یہ مرض اکثر عورتوں کو ہوتا ہے اگرچہ شاذ و نادر مرد بھی اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں

اس کے علاوہ مرزا کو سر درد دائمی اور کثرت پیشاب اور ذیابطیس کا مرض بھی لاحق تھا اور ہاضمہ بھی اچھا نہ تھا خود مرزا لکھتا ہے کہ کئی دفعہ رات کو یا دن کو سو سو دفعہ بھی پیشاب آتا تھا اسکے علاوہ حافظہ کی کمزوری کا مسئلہ بھی تھا کم خوابی اور تشنج دل کی بیماری بھی دورہ کے ساتھ آتی تھی۔

(روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۴۷۰، حقیقۃ الرمی ص ۳۶۳، ضمیمہ اربعین نمبر ۳، ۴ ص ۴، سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۱۳، نمبر ۱۹، ص ۲۲، نمبر ۳۶، ص ۳۸، نمبر ۵۶، نسیم دعوت ص ۷۱)

پہلے بھی مرزا بے نسبت اور غیر مقلد تھا:

(یعنی بے ادب اور آزاد خیال تھا) مرزا لکھتا ہے کہ: کیا تم ثبوت دے سکتے ہو کہ تمہارے سلاسل اربعہ میں سے کسی سلسلہ میں یہ داخل ہے؟ پھر اگر یہ ابن مریم نہیں تو کون ہے۔ (روحانی خزائن ج ۳ ص ۴۵۶، ازالہ اوہام ص ۶۵۹)

مزید لکھتا ہے کہ:

"میں ایسے ہی (بے پیر کے) کمال کو پہنچا ہوں"۔

(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۰۵، ازالہ اوہام ص ۳۹۶)

مرزا خدا کی بیوی بن گئی (معاذ اللہ تعالیٰ):

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی آنجہانی، "موعود" یعنی جسکا وعدہ کیا گیا) نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ فرمائی ہے کہ کشف کی حالت مجھ پر ایسی طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت (یعنی مردانہ طاقت) کا اظہار فرمایا

(اسلامی قربانی صفحہ ۱۲، مصنفہ قاضی یار محمد قادیانی مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر)

اور پھر بچہ ہو گیا : مرزا لکھتا ہے کہ "یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپا کی پر اطلاع پائے مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہونگے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔ (روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۸۱)

قارئین کرام: آپ آگے چل کے بھی اسکی جو باتیں قبلہ امام المناظرین کی تحریریں پائیں گے ان سے اور مذکورہ بالا سطور سے بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ کسی نبی کا کلام نہیں ہوسکتا مرزا ایک آزاد خیال اور لالچی آدمی تو پہلے ہی تھا پھر انگریز نے دین میں فتنہ ڈالنے کے لئے اسکو جو مال و دولت مع بناسپتی نبوت کے عطا کی تو یہ آپے سے ہی باہر ہو گیا جو کام ابن عبدالوھاب نجدی نے بھی کرنے سے انکار کر دیا تھا اس نے وہ کرنے کی بھی حامی بھر لی ابن عبد الوھاب نجدی کی انگریز سے ڈیل کے بارے جاننا ہو تو قبلہ فقیہہ عصر بقیۃ السلف عطائے رسول حضرت قبلہ الحاج **مفتی محمد امین** صاحب دامت برکاتہم العالی کی کتاب, **تعارف تقویۃ الایمان**، کا مطالعہ فرمائیے

مرزا خود لکھتا ہے کہ میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریز کی تائید اور حمایت میں گذرا ہے۔ اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں

کو تمام مما لک عرب، مصر، اور شام، کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے،

(روحانی خزائن ج ۱۵ ص ۱۵۵ ،تریاق القلوب ص ۱۵)

قارئین کرام؛ میں ایک واقعہ آپکی نظر کرنا چاہتا ہوں

کچھ عرصہ قبل کچھ لوگ اپنے ایک ساتھی کو لیکر قبلہ امام المناظرین کی بارگاہ میں آئے جو کہ قادیانی تھا اور کافی تربیت یافتہ تھا اور زبان کا تیز اور کافی چلاک بھی تھا اسنے بات چیت شروع کی وہ کافی چالا کی سے پینترے بدلتا رہا آئیں بائیں شائیں کرتا رہا امام المناظرین اپنے لاجواب انداز میں دلائل دیتے رہے آخر کہنے لگا کہ میں پہلی دفعہ آپ سے لاجواب ہوا ہوں مگر میں کوئی اعلان وغیرہ نہیں کرونگا واپس جا کر جواب تلاش کرونگا پھر آپکے پاس دوبارہ بھی آؤں گا اس پر اس کے سب ساتھی جو کہ مسلمان تھے اور اسکے ساتھ ملازمت کرتے تھے وہ کھلکھلا اٹھے اور بتایا کہ جناب ہم اسے چند اور علماء کے پاس بھی اس سے قبل لے جا چکے ہیں ان میں سے ایک تو وہ مولانا بھی تھے کہ جن کی جماعت انہیں شہر شہر لے جا کر تقاریر کرواتی رہی ہے اور کافی پبلسٹی بھی کروا چکی

ہے۔انہیں تو اس نے کافی بے عزت بھی کیا یہاں تک کہا کہ مجھے اپنے

مولویوں کے پاس مت لے جایا کرو یہ بے چارے مجھ سے بے عزت ہوتے

رہتے ہیں۔ہم کافی پریشان ہو چکے تھے کے کیا کریں تب کسی نے آپکا نمبر دیا

اورالحمدللہ یہ آج لاجواب ہو گیا ہے۔

پھر کچھ عرصہ بعد وہ دوبارہ آیا یہ بندہ ناچیز بھی اس مجلس میں حاضر تھا اس بار وہ

بہت مؤدبانہ عرض گزار ہوا۔

"آج میں آپ سے سمجھنے آیا ہوں"

پھر جب آپ نے اسے سمجھایا تو وہ چند منٹ بعد اپنے قادیانی ہونے پر

شرمندہ محسوس ہونے لگا۔

امام المناظرین کو اللہ تعالیٰ نے یہ وصف عطا کر رکھا ہے کہ آپ مختصر وقت میں

کافی مضبوط گفتگو سادہ الفاظ میں کرتے ہیں، جو کہ ہم جیسے عوام کو الحمدللہ با آسانی

ناصرف سمجھ آجاتی ہے بلکہ دماغ میں فٹ ہو جاتی ہے اسی وجہ سے بد مذہب

مناظرین آپکا سامنا کرنے سے بھاگتے ہیں بلکہ کہیں اُن کا جلسہ منعقد ہو اور

آمد یقینی ہو اور وہاں صرف یہ افواہ ہی پھیل جائے کہ **سعید اسعد** صاحب آرہے ہیں تو وہ راستہ ہی بھول جاتے ہیں۔

قارئین کرام؛ ان باتوں کا مقصد صرف یہ گوش گزار کرنا ہے کہ۔ خدارا اپنے بچوں کو مسئلہ ختمِ نبوت کے متعلق آگاہ کریں ورنہ اگلی نسلیں اس دنیا میں عبرت بن جائیں گی۔ **(ابو عبداللہ محمد زاہد سلطانی فیصل آباد)**

۸ روزہ تربیتی کورس

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حضرت سیدنا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب کو اللہ کا رسول ماننا صرف رسول ہی نہیں خاتم النبیین ماننا یعنی ایسا نبی ماننا کہ جن کے ظہور کے بعد اللہ تعالیٰ کسی کو نبوت کا تاج نہیں پہنائے گا، یہ انتہائی ضروری ہے اس عقیدہ کے بغیر بندہ مومن نہیں رہتا، عہد نبوی سے لیکر اب تک تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق رہا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے نبی کریم ﷺ لفظاً تو خاتم النبین تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن اسکا معنیٰ , آخری نبی، کی بجائے افضل نبی کرتے ہیں اور اسی بنیاد پر وہ نئے نبی کے آنے کے قائل ہیں۔

اسی طرح دارالعلوم دیوبند کے بانی مولوی محمد قاسم نانوتوی ، نبی کریم ﷺ لفظاً, خاتم النبیین ، مانتے ہیں لیکن وہ لکھتے ہیں اس کا معنیٰ آخری نبی کرنا یہ عوام کا خیال ہے جبکہ اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدّم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ (تحذیر الناس از نانوتوی صفحہ نمبر ۲)

نانوتوی صاحب اپنی عقل کے مطابق چند ایک غلطیاں, خاتم النبین کا معنیٰ آخری نبی کرنے کی صورت میں گنواتے ہیں پھر خاتم النبین کا یہ معنیٰ بیان کرتے ہیں۔

"نبی کریم ﷺ کی نبوت بالذات ہے اور باقی نبیوں کی نبوت بالعرض"۔

اسی بنیاد پر وہ نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں چھ اور نبی مانتے ہیں

سوال؛ نبوت بالذات اور نبوت بالعرض کسے کہتے ہیں؟

جواب؛ نبوت بالذات یعنی ذاتی و حقیقی نبوت اور نبوت بالعرض فیض سے نبوت مراد ہے ۔یعنی نبی کریم ﷺ حقیقی و ذاتی نبی ہیں اور باقی انبیاء کو نبوت سرکار ﷺ کے وسیلہ سے ملی ہے۔

نانوتوی صاحب مزید کہتے ہیں۔ "اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا" (تحذیرُ الناس صفحہ ۲۵)

ہم انشاء اللہ العزیز دلائل کی روشنی میں مرزائیوں کا مؤقف بھی غلط ثابت کریں گے اور بانی دار العلوم دیو بند کا مؤقف بھی۔

اجرائے نبوت کا عقلی بطلان

اچھی طرح ذہن نشین فرمالیں کے ہم ختم نبوت کے قائلین میں سے ہیں اور قادیانی لوگ اجرائے نبوت کے قائل ہیں۔

ایک نبی کے بعد دوسرے نبی کے آنے کے تین سبب ہوسکتے ہیں

(۱)؛ پہلے نبی کی تعلیم مٹ گئی ہو اسکا کہیں اتا پتا بھی نہ ملتا ہو یا اس میں اس قدر تحریف ہو چکی ہو کہ اصل تعلیم اس میں گم ہو کر رہ گئی ہو اور اس کو پھر صحیح شکل میں پیش کرنے کی ضرورت ہو۔

(۲)؛ پہلے نبی کی تعلیم میں کمی بیشی کی ضرورت ہو۔

(۳): پہلے نبی کی تعلیم ایک خاص قوم اور خاص علاقہ کی لئے ہو اور دوسرے علاقوں اور دوسری قوموں کے لئے الگ نبی کی ضرورت ہو۔

مندرجہ بالا تینوں اسباب میں سے اب کوئی سبب اور وجہ نہیں ہے اس لئے عقلاً کسی نئے نبی کا آنا ناممکن ہے۔

سبب نمبر ا کی وضاحت؛ نبی کریم ﷺ جو تعلیم اور جو ہدایت لے کر اس دنیا

میں تشریف لائے وہ بحمداللہ قرآن حکیم کی شکل میں اس طرح محفوظ ہے کہ اس کا ایک شوشہ یا نقطہ بھی مرورزمانہ (گزرے زمانہ) کی وجہ سے مٹ نہ سکا اور قرآن کریم کی توضیح وتشریح سنت کے عظیم الشان ذخیرہ کی صورت میں محفوظ ہے۔

سبب نمبر ۲ کی وضاحت: اللہ نے رسول اکرم ﷺ جو پیغام دے کر مبعوث فرمایا جو تعلیم آپ ﷺ لے کر تشریف لائے اس میں کسی قسم کی کمی بیشی کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ تعلیم کامل ہی نہیں بلکہ اکمل ہے، اس پر یہ آیت کریمہ شاہد عادل ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ ترجمہ: ''میں نے آج تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا''۔

(پارہ نمبر ٦ سورۃ المائدہ آیت نمبر ٣)

سبب نمبر ٣ کی وضاحت: حضور سید دوعالم ﷺ کسی ایک قوم یا ایک مخصوص علاقہ یا کسی مخصوص زمانہ کے لئے تشریف نہیں لائے بلکہ آپ ﷺ کی نبوت تمام دنیا کے لئے ہے اور قیامت تک کے لئے ہے

اس کے ثبوت میں مندرجہ ذیل آیات مبارکہ ملاحظہ ہوں۔

(۱) اے حبیب آپ فرما دیجئے! اے انسانوں میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ (پارہ ۹ سورۃ اعراف آیت نمبر ۱۵۸)

(۲): اے حبیب ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے۔ (پارہ ۲۲ سورۃ السباء آیت نمبر ۲۸)

(۳): وہ ذات بڑی برکت والی ہے جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل فرمایا تا کہ وہ تمام جہان والوں کے لئے ڈرانے والا ہو۔

(پارہ ۱۸ سورۃ الفرقان آیت نمبر ۱)

مندرجہ بالا آیات مبارکہ سے اچھی طرح واضح ہو گیا کہ نبی مکرم شفیع معظم جان کائنات ﷺ کی نبوت قیامت تک کے لئے ہے اور ہر علاقہ کے لئے ہے اب کسی نئے نبی کو تسلیم کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ شریعت منسوخ ہو چکی ہے کیونکہ **مرزا قادیانی خود** لکھتا ہے۔

"انبیاء اس لئے آتے ہیں تا کہ ایک دین سے دوسرے دین

میں داخل کریں اور ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر کرانے اور بعض احکام کو منسوخ کریں اور بعض نئے احکام لائیں"۔ (روحانی خزائن جلد ۵، صفحہ نمبر ۳۳۹)

سوال؛ مرزا قادیانی مستقل نبی نہیں ہیں، انہوں نے کوئی نیا دین پیش نہیں کیا یوں کہہ لیجئے کہ یہ صاحب شریعت نبی نہیں ہیں آپکی تقریر سے تو صاحب شریعت نبی کے آنے کی نفی ثابت ہوتی ہے؟

جواب؛ یہ سوال خود مرزا قادیانی کی تعلیمات سے لاعلمی پر مبنی ہے وہ خود لکھتا ہے،

(۱) انبیاء اس لئے آتے ہیں تا کہ ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کریں اور ایک قبلہ سے دوسرے قبلہ مقرر کرانے اور بعض احکام کو منسوخ کریں اور بعض نئے احکام لائیں ۔ (روحانی خزائن جلد ۵، صفحہ ۳۳۹)

(۲) مرزا ڈنکے کی چوٹ ایک صاحب شریعت نبی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام سے اپنے آپ کو افضل قرار دیتا ہے وہ لکھتا ہی "خدا دکھلاتا ہے کہ اس رسول کے ادنیٰ خادم اسرائیلی مسیح ابن مریم سے بڑھ کر ہیں"۔

(روحانی خزائن جلد ۲۲، صفحہ ۱۵۵، حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰)

(۳) مرزا قادیانی خود لکھتا ہے: ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اور اگر تجربہ کی رو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں۔

(روحانی خزائن جلد ۱۸، صفحہ ۲۴۰)

نیز لکھتا ہے:

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے　　من بعرفاں نہ کمترم زکسے

آدم نیز احمدِ مختار　　در برم جامئہ ہمہ ابرار

آنچہ داداست ہر نبی را جام　　داد آں جام را مرا بتمام

ترجمہ: ''انبیاء اگرچہ بہت ہوئے ہیں عرفان میں میں کسی سے کم نہیں ہوں میں آدم بھی ہوں احمد مختار بھی میرے جسم پر تمام نیکوں کا لباس ہے جو ہر نبی کو اللہ نے جام دیا ہے وہ پورے کا پورا بھر بھر کے مجھے دیا ہے؛''۔

(روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۷۷)

مرزا قادیانی نے حیلے بہانے سے صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے

چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

(۱) خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کیے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے۔

(روحانی خزائن جلد ۲۳، صفحہ ۳۳۲)

(۲) آدم سے لے کر اخیر تک جس قدر نبی گزر چکے ہیں سب کے نام میرے نام رکھ دیئے اور سب سے آخری نام میرا عیسیٰ موعود اور احمد اور محمد معہود رکھا۔

(روحانی خزائن جلد ۲۳، صفحہ ۳۲۸)

(۳) اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔ اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کیئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں

(روحانی خزائن جلد ۲۲، صفحہ ۵۰۳)

(۴) سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

(روحانی خزائن جلد ۱۸، صفحہ ۲۳۱)

صاف صاف صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ

مرزا لکھتا ہے:۔

"یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی مثلاً یہ الہام۔ قل للمومنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذالك ازکیٰ لھم۔ یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اسی پر ۲۳ برس کی مدّت بھی گزر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔

(روحانی خزائن جلد ۱۷، صفحہ ۴۳۵، ۴۳۶)

مرزا قادیانی نے پھر خود اسی عبارت پر حاشیہ یوں لکھا۔

چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا جیسا کہ ایک الہام الٰہی کی عبارت ہے:

"یعنی اس تعلیم اور تجدید کی کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے بنا جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں یہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا جن کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔

(روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۳۵ حاشیہ)

مرزا قادیانی نے یہ بھی لکھا کہ: جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے وقت میں اس قدر

شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا اور شیر خوار بچے بھی قتل

کئے جاتے تھے پھر ہمارے نبی ﷺ کے وقت میں بچوں اور بڈھوں اور عورتوں

کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لئے بجائے ایمان کے صرف

جزیہ دے کر مواخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا اور پھر مسیح موعود (مرزا خود کو

کہتا ہے) کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔

(روحانی خزائن جلد ۱۷، صفحہ ۴۴۳ حاشیہ)

ایک اور طرز سے صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ

مرزا قادیانی نے ایک اصول بھی بیان کیا ہے اس کو بھی غور سے پڑھ لیجئے اور

پھر اندازہ لگائیے کہ وہ صرف ظلی اور بروزی نبی ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا بلکہ

اس کا دعویٰ صاحب شریعت نبی ہونے کا ہے۔

مرزا لکھتا ہے:

یہ نقطہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعویٰ کے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ

صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ

لاتے ہیں لیکن صاحب الشریعت کے ماسوا جس قدر مُلھَم (جسکی طرف الہام

کیا جائے)

"حاشیہ : مُلھِم (الہام کرنے والا)" اور محدَّث (جس سے اللہ بات کرتا ہے

) "حاشیہ: محدِّث (حدیث بیان کرنے والا)" ہیں گو وہ کیسی جناب الٰہی

میں اعلیٰ شان رکھتے ہوں اور خلعتِ مکالمہ الٰہیہ سے سرفراز ہوں ان کے انکار

سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔ (روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۴۳۲)

مرزا قادیانی نے اپنے منکروں کو کافر کہا ہے مثلاً پچھلے الفاظ دوبارہ ملاحظہ ہوں:

اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار

دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔

(روحانی خزائن جلد ۱۷، صفحہ ۴۳۵ حاشیہ)

مرزا قادیانی نے یہ لکھا ہے:

کافر منکر کو ہی کہتے ہیں کیونکہ کافر کا لفظ مومن کے مقابل پر ہے،

اور کفر دو قسم پر ہے

(اول) ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا،

(دوئم) دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اسکو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اسلئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے، کافر ہے، اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں کیونکہ جو شخص باوجود شناخت کر لینے کے خدا اور رسول کے حکم کو نہیں مانتا وہ بموجب نصوص صریحہ قرآن اور حدیث کے خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا اور اس میں شک نہیں کہ جس پر خدا تعالیٰ کے نزدیک اول قسم کفر، یا دوسری قسم کفر کی نسبت اتمام حجت ہو چکا ہے وہ قیامت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا اور جس پر خدا کے نزدیک اتمام حجت نہیں ہوا اور وہ مکذب اور منکر ہے تو گو شریعت نے (جس کی بناء ظاہر پر ہے) اسکا نام بھی کافر ہی رکھا ہے اور ہم بھی اس کو باتباع

شریعت کافر کے نام سے ہی پکارتے ہیں۔(روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۸۵،۱۸۶)

مرزا قادیانی کا اپنے دشمنوں کو کافر قرار دینا

مرزا قادیانی لکھتا ہے :اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے۔جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤاور اس کا دشمن جہنمی ہے؛

(روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۲)

مرزا مزید لکھتا ہے: جوشخص تیری پیروی نہیں کرے گااور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدااور رسول کی نافرمانی کرنے والااور جہنمی ہے۔ (مجموعہ الہامات تذکرہ صفحہ ۳۴۲، ۳۴۳)

مرزا قادیانی کی اپنے مخالفین کے متعلق گندی زبان

دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اوران کی عورتیں کُتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔ (روحانی خزائن جلد ۱۴،صفحہ ۵۳)

تمام مسلمانوں نے مجھے مان لیا اور میری تصدیق کی مگر کنجریوں کی اولاد نے

مجھے نہیں مانا۔(روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۴۸،۵۴۷)

اجرائے نبوت کا نقلاً بطلان

اس مسئلہ میں سب سے پہلے ہم قرآن حکیم سے استدلال کریں گے پھر احادیث رسول ﷺ سے

ختم نبوت از قرآن

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۴۰﴾

(پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴۰)

ترجمہ: محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں اور لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں خداوند قدوس جل شانہ نے اپنے محبوب ﷺ کو خاتم النبیین کے اعزاز سے نوازا ہے تمام مفسرین اور ماہرین لغت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خاتم النبیین کا معنیٰ صرف اور صرف آخری نبی ہے اب جو بھی

حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے کا انکار کرتا ہے وہ قرآن حکیم کی اس آیت مقدسہ کا منکر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے؛

خاتم النبیین کا معنیٰ

تمام مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن پاک کی وہ تفسیر جو سید دو عالم ﷺ نے بیان فرمائی ہو ایک ایسی تفسیر ہے جس میں قطعاً کسی قسم کا شک نہیں کیا جا سکتا اور ایسی تفسیر قرآن حکیم کی بہترین تفاسیر میں سے قرار دی جا سکتی ہے۔ اسی بات کو مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی تسلیم کیا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے۔

''مُلھَم کے بیان کردہ معنوں پر کسی اور کی تشریح اور تفسیر ہرگز معتبر نہیں''

(اشتہار مورخہ ۱۷ اگست ۱۸۸۷ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۱، صفحہ ۱۲۱)

اسی اصول کے مطابق ہمیں سب سے پہلے یہ دیکھنا ہوگا کہ حضور ﷺ (کہ جس ذات مقدسہ پر یہ آیت نازل ہوئی) نے اس آیت مبارکہ کا کیا معنیٰ بیان فرمایا،

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: بے شک میری امت میں سے تیس جھوٹے پیدا ہونگے ان میں سے ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کسی کو نبوت نہیں ملے گی۔

(ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۵۵ ابواب الفتن حدیث نمبر ۲۲۱۹، ابوداؤد شریف جلد ۲ صفحہ نمبر ۲۲۸، حدیث نمبر ۴۲۵۲، مشکوٰۃ شریف صفحہ نمبر ۴۶۵ حدیث نمبر ۵۳۳۳)

معلوم ہوا کہ سید الانبیاء ﷺ کے نزدیک خاتم النبیین کا معنیٰ (وہ ذات جس کے بعد کسی کو نبوت نہ ملے) یعنی آخری نبی ہے پھر قرآن حکیم کی جتنی معتبر تفاسیر آج تک لکھی گئی ہیں سب میں خاتم النبیین کا معنیٰ آخری نبی ہی ہے۔

خاتم النبیین کا معنیٰ مرزا قادیانی کی زبانی:

مرزا غلام احمد قادیانی نے آیت ختم نبوت کا جو ترجمہ کیا ہے اور تبصرہ کیا ہے وہ بھی ہماری تائید کرتا ہے۔

ملاحظہ ہو:

محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں مگر وہ رسول اللہ ہیں اور ختم کرنے والے ہیں نبیوں کے۔ یہ آیت بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی ﷺ کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔

(روحانی خزائن جلد ۳، صفحہ ۴۳۱)

پھر چند سطور کے بعد لکھتا ہے:

"اور ابھی ثابت ہو چکا ہے کہ اب وحی رسالت تا بقیامت منقطع ہے"

(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۳۲۔ ازالہ اوہام صفحہ ۶۱۴ طبع اول)

انجام آتھم میں اس بات کو مزید پھیلا کر لکھا: "کیا ایسا بد بخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعوٰی کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت: وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت ﷺ کے بعد رسول اور نبی ہوں"۔ (روحانی خزائن جلد ۱۱، حاشیہ انجام آتھم صفحہ ۲۷)

ایک اور جگہ لکھا کہ:

"آنحضرت ﷺ نے بار بار فرمادیا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث :لا نبی بعدی؛ ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا اور قرآن شریف جس کا لفظ لفظ قطعی ہے اپنی آیت کریمہ" وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ" سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کی فی الحقیقت ہمارے نبی ﷺ نبوت ختم ہو چکی ہے"۔

(روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۷، ۲۱۸ کتاب ابریت صفحہ ۱۹۹، ۲۰۰)

ایک اور جگہ لکھا کہ:

"ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت ختم ہو گئی"

(روحانی خزائن جلد ۲۲، صفحہ ۶۸۸، ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۴)

مرزائیوں کے لئے مرزا کی خوفناک تحریر

مرزا لکھتا ہے کہ: واضح ہو کہ ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں ا۔ (ہم مرزا بناسپتی کی اس بات سے ۱۱۲ فیصد متفق ہیں اور الحمدللہ اس پر پوری توجہ سے عمل

کرتے ہیں ،ازمرتب)

اورلاالہ الااللہ محمدرسول اللہ (ﷺ) کے قائل ہیں اورآنحضرت ﷺ کی ختم

نبوت پرایمان رکھتے ہیں۔ (اشتہار ۲۰ شعبان المعظم ۱۳۱۴ھ)

نشان آسمانی، میں نبوت کاواضح اقرارلکھتا ہے:

نہ مجھے دعوٰی نبوت وخروج از امت اور نہ میں منکر معجزات اور ملائک اور نہ

لیلۃ القدر سے انکاری ہوں اورآنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا قائل

اوریقین کامل سے جانتا ہوں اوراس بات پرمحکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی

صلعم [ا] خاتم الانبیاء ہیں اورآنجناب کے بعد اس امت کیلئے کوئی نبی نہیں

آئے گانیا ہو یا پرانا ہو؛(روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۹۰،نشانِ آسمانی صفحہ ۳۰)

[ا]؛یہی عادت ایک اورٹولے کی بھی ہے کہ اکثرجب نبی کریم ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کے ساتھ درودشریف کی باری آتی ہے تو بخل سے کام لیتے ہوئے بے معنیٰ لفظ (صلعم) بول دیتے ہیں،درود پاک کی اہمیت اورعشق مصطفی ﷺ کی چاشنی کیلئے سچے عاشق رسول قبلہ فقیہہ العصر بقیۃ السلف عطائے رسول حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف،آب کوثر شریف کا ضرور مطالعہ فرمائیے

ایک اور مقام پر لکھا:۔

ھست او خیر الرسل خیر الانام۔ ہر نبوت را بر وشد اختتام؛

ترجمہ: ''وہ سب رسولوں سے بہتر ہیں اور ساری مخلوق سے اول ہر نبوت ان پر ختم ہوگئی ہے'' (روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۹۵، سراج منیر صفحہ ۹۳)

تبصرہ:۔ مرزا قادیانی کے الفاظ ,ہر نبوت ان پر ختم ہوگئی ہے' سے مراد تشریعی وغیر تشریعی حقیقی، ظلی، بروزی ہر نبوت را بر وشد اختتام'

حمامتہ البشریٰ میں ختم نبوت کا کھلم کھلا اقرار:۔

ترجمہ:۔ کیا تو نہیں جانتا کہ رب رحیم متفضل نے ہمارے نبی ﷺ کا نام بغیر کسی استثناء کے خاتم النبیین رکھا ہے۔ اور اس کی تفسیر ہمارے نبی ﷺ نے طالبین کے لئے واضح بیان کے ساتھ اپنے فرمان (لانبی بعدی) میں کر دی ہے۔ اگر ہم یہ جائز رکھیں کہ ہمارے نبی ﷺ کے بعد کوئی ظاہر ہوگا تو گویا ہم نے وحی نبوت کے دروازے کو بند ہو جانے کے بعد دوبارہ کھلنا تسلیم کر لیا ہے اور یہ خلف (ہو نہیں سکتا) ہے جیسے کہ مسلمان پر مخفی نہیں

ہے اور ہمارے رسول ﷺ کے بعد کوئی نبی کیسے آسکتا ہے جبکہ ان کی وفات کے بعد وحی بند ہو گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی وجہ سے نبیوں کے سلسلہ کو ختم کر دیا ہے۔" (روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۲۰۰، حمامتہ البشریٰ صفحہ ۳۴)

سوال:۔ خاتم؛ مہر کے معنیٰ میں ہے تو خاتم کا معنی ختم کرنے والا نہیں ہوسکتا بلکہ معنی ہوگا نبیوں کے لئے مہر یعنی نبیوں کیلئے مؤثر وجود باالفاظ دیگر ایسا وجود جس کی تاثیر سے اور فیض سے نبی وجود میں آئیں؛ (احمدیہ پاکٹ بک)

جواب:۔ خاتم النبیین ایک مخصوص اصطلاح ہے اور اصطلاحات کے متعلق مرزا قادیانی بھی لکھتا ہے؛ "سو اصطلاحی امر میں لغت کی طرف رجوع کرنا حماقت ہے؛ (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۸۹، ازالہ اوہام صفحہ ۵۳۸)

مرزا قادیانی یہ بھی لکھتا ہے:

مُلھَم (جس کی طرف الہام کیا جائے) کے بیان کردہ معنوں پر کسی اور کی تشریح اور تفسیر ہر گز معتبر نہیں"

(اشتہار ۱۷ اگست ۱۸۸۷ء، مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نمبر ۱، صفحہ ۱۲۱)

اگرچہ خاتم النبیین کا معنیٰ خود نبی کریم ﷺ نے **(لانبی بعدی)** اور مرزا قادیانی نے ختم کرنے والا نبیوں کا کیا ہے۔ اس کے باوجود مفرداتِ راغب، لسان العرب قاموس، تاج العروس، الصحاح للجوہری وغیرہ سب میں یہی ہے کہ خاتم شئے کے آخِر کو کہتے ہیں۔

مرزائیوں کی تسلی کے لئے اور مسلمانوں کی ضیافتِ طبع کے لئے خاتم کے معنیٰ کے تعین کے لئے مزید دو حوالے **مرزا قادیانی کے پیشِ خدمت ہیں مرزا لکھتا ہے:**

"خدا کی کتابوں میں مسیح موعود کے کئی نام ہیں مِن جملہ ان کے ایک نام ختم الخلفاء ہے یعنی ایسا خلیفہ جو سب سے آخر آنے والا ہے"۔

(روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۳۳، حاشیہ چشمہ معرفت ۳۱۸)

مرزا لکھتا ہے:۔ اور اسی طرح پر میری پیدائش ہوئی یعنی جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا۔ اور میرے بعد میرے

والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا پیدا نہیں ہوا اور میں ان کیلئے خاتم

الاولاد تھا۔(روحانی خزائن جلد ۱۵،صفحہ ۴۷۹،تریاق القلوب صفحہ ۱۵۷)

خاتم النبیین کا معنیٰ اگر نبیوں کی مہر بھی مراد لی جائے تو بھی ہمارے دعویٰ کیلئے

مضر نہیں اور مرزائی کے لئے مفید نہیں ہو سکتا کیونکہ (لسان العرب) میں

ہے؛

ترجمہ:۔ختم اور طبع دونوں کا لغت میں معنیٰ ایک ہی ہے وہ یہ کہ کسی چیز کو اس

طرح ڈھانپ دینا اور مضبوطی سے بند کر دینا کہ اس میں باہر سے کسی چیز کے

داخلہ کا امکان نہ ہو؛(لسان العرب جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۳)

اسی طرح لسان العرب میں یہ بھی ہے؛

الخاتم والخاتم من اسماء النبی ﷺ وفی التنزیل العزیز ما کان محمد

ابا احد من رجالکم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ای اٰخِرَھُم؛

(لسان العرب جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۴)

اس آیت مبارکہ کی تفسیر دو مفسرین کی زبانی سنئے؛

(۱) ترجمہ : ''(خاتم النبیین) یعنی وہ ذات جس نے نبوت کو ختم فرمایا پھر اس پر مہر لگائی ، پس حضور ﷺ کے بعد قیامت تک کسی کیلئے نبوت کھولی نہیں جائے گی'' (تفسیر ابن جریر جلد ۱۲ صفحہ ۲۲)

(۲) تفسیر کشاف میں ہے کہ؛

ترجمہ :۔ اگر کوئی یہ سوال کرے کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی کس طرح ہو سکتے ہیں جبکہ عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں تشریف لائیں گے؛ تو میں جواب دوں گا ۔ آخری نبی کا معنیٰ یہ ہے کہ آپ کے بعد کسی کے سر پر نبوت کا تاج نہیں رکھا جائے گا اور عیسیٰ علیہ السلام کے سر پر نبوت کا تاج نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے ہی رکھا جا چکا ہے ؛ (تفسیر کشاف جلد ۳، صفحہ ۵۴۴ طبع بیروت)

اضافہ از : شاگردِ امام المناظرین، مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا عبدالمجید عطاری امینی صاحب (مدرس جامعہ امینیہ رضویہ شیخ کالونی فیصل آباد) زیدہ مجدہٗ(طوالت کے پیش نظر سارا مضمون شامل نہیں کیا۔)

لطیفہ :۔ مرزا نے کس بھونڈے انداز سے اپنے مخالفین کو گالیاں دیں پھر اس

نے مذکورہ گالیوں سے کہیں زیادہ اور کئی گنا زیادہ گالیاں حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے مخالفین کے نام لے لے کر دیں لیکن اس نے لکھا کہ: میں محض نصیحتاً للہ مخالف علماء اور انکے ہم خیال لوگوں کو کہتا ہوں کہ گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریقِ شرافت نہیں؛

(روحانی خزائن جلد ۱۷، صفحہ ۴۷۱، ضمیمہ اربعین نمبر ۴ صفحہ ۵)

نیز لکھا:۔

اور مجھے انہوں نے ہر طرح کی گالیوں سے یاد کیا پھر بھی میں نے انکی گالیوں کا جواب نہیں دیا (روحانی خزائن جلد ۱۹، صفحہ ۲۳۶، مواہب الرحمٰن صفحہ ۱۸)

اس بات پر ہمارا اور مرزائیوں کا اتفاق ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام دنیا میں تشریف لائیں گے خود مرزا قادیانی **حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کا قائل ہے چنانچہ لکھتا ہے:**

"ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ......

یہ آیت جسمانی اور سیاستِ ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے

اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جائے گا''۔

(روحانی خزائن جلد ۱، صفحہ ۵۹۳، براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۴۹۹)

مرزا قادیانی کی اس عبارت سے معلوم ہو کہ ابتداء میں وہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری کا قائل تھا لیکن بعد میں اس نے پینترہ بدلا اور دعویٰ کیا کہ جس مسیح علیہ السلام کی تشریف آوری کا وعدہ کیا گیا ہے (وہ میں ہی ہوں) اسی لئے تمام مرزائی مرزا قادیانی کو مسیح موعود کہتے، اسی لئے مرزا قادیانی کی ہر تصنیف پر اس کا نام یوں لکھا جاتا ہے ''حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومھدی مھود علیہ السلام'' مرزائیوں کا یہ دعویٰ ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اس لئے ان کے دوبارہ دنیا میں آنیکا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا امت کو جس مسیح کے آنے کا انتظار تھا وہ مسیح مرزا قادیانی ہے۔

(۱) امت سے جس مسیح کے آنے کا وعدہ کیا گیا ہے وہ مسیح کون ہے عیسیٰ ابن

مریم یا مرزا غلام احمد بن چراغ بی بی عرف (گھسیٹی) ؟

(۲) کیا فوت شدہ آدمی دوبارہ دنیا میں آسکتا ہے یا نہیں؟

(۳) کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں یا نہیں؟

حضرت سیدنا ابوھریرہ (مومنین کے محبوب) رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں؛

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ :۔ **مجھے قسم ہے** اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے عنقریب تم میں مریم کے بیٹے نازل ہونگے اس حال میں کہ وہ عدل کے ساتھ حکومت کرنے والے ہونگے پھر وہ صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کر دیں گے جنگ وجدال کو ختم کر دیں گے مال بہت ہو جائے گا یہاں تک کہ اس کو لینے والا نہیں ملے گا اس وقت ایک سجدہ دنیا اور دنیا کی ساری جائیداد سے بہتر سمجھا جائے گا؛

(بخاری شریف جلد ۱، صفحہ ۴۹۰ باب نزول عیسیٰ ابن مریم)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ؛

(۱) آنے والی ذات حضرت مریم سلام اللہ علیھا کے بیٹے ہونگے؛

(۲) وہ تشریف لا کر عدل وانصاف سے حکومت فرمائیں گے؛

(۳) صلیب ٹوٹ جائے گی کسی جگہ بھی صلیب نظر نہیں آئے گی یعنی

عیسائیت کا خاتمہ ہوجائیگا؛

(۴) خنزیر قتل ہوجائے گا یعنی چن چن کر خنزیر قتل کیا جائے گا پھر اسکو پالنے

والا کوئی نہ ہوگا۔

(۵) جنگوں کا خاتمہ ہوجائے گا۔

(۶) ہر کسی کے پاس اتنا مال ہوگا کہ کوئی زکوٰۃ لینے والا نہیں ملے گا۔

(۷) ہر آدمی کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کی محبت اتنی بڑھ جائے

گی کہ وہ دنیا کے سارے مال کے مقابلہ میں ایک سجدہ پسند کرے گا۔

مندرجہ بالا ساتوں علامتوں کو پھر ایک بار غور سے پڑھیئے

(۱) کیا غلام احمد قادیانی کی ماں کا نام مریم تھا؟

جس بھی فاضل سے پوچھیں گے تو وہ کہے گا نہیں بلکہ اسکا نام چراغ بی بی تھا۔

(۲) کیا مرزا کو حکومت ملی؟

اس سوال کا جواب بھی نفی میں ہے کیونکہ وہ تو خود ملکہ برطانیہ کا اطاعت گزار تھا

(ستارہ قیصریہ) میں مرزا کا وہ خط درج ہے جو اس نے ملکہ وکٹوریہ کے نام بھیجا

تھا، جس میں ملکہ وکٹوریہ کو نور قرار دیا۔

تفصیل کیلئے دیکھئے (ستارہ قیصریہ صفحہ ۶، خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۱۷)

ایک جگہ اپنے اصول بیان کرتے ہوئے یوں لکھتا ہے؛

میرے پانچ اصول ہیں جن میں دو حرمت جہاد اور اطاعت برطانیہ ہیں؛

(تبلیغ رسالت از غلام احمد صفحہ ۱۰۷)

(۳) کیا مرزا کے آنے کے بعد صلیب ٹوٹ چکی ہے؟ کیا عیسائیت بالکل

ختم ہو چکی ہے، اسکا جواب بھی نفی میں ہے۔

(۴) کیا خنزیر کا نام ونشان ختم ہو چکا؟ اسکا جواب بھی نفی میں ہے،

بلکہ آجکل تو سعودیہ میں متعین امریکی فوج سعودی زمین پر خنزیر پکاتی ہے۔

(۵) کیا مرزا کے بعد جنگ وجدال کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے؟

(۶) کیا مرزا قادیانی کے دعوی مسیحیت کے بعد سے اب تک کوئی ایک دن

بھی ایسا گزرا ہے جس دن دنیا کے ہر بندے کے پاس مال کی اتنی کثرت ہو کہ

وہ کسی سے مال قبول کرنے پر تیار نہ ہوا ہو؟

(۷) کیا مرزا کے دعوی سے لیکر اب تک ایسا وقت آیا ہے جس میں دنیا کے

تمام افراد نے ایک سجدہ کو دنیا اور مافیھا سے بہتر سمجھا ہو؟ اسکا جواب بھی نفی

میں ہے۔

جب مذکورہ بالا ساتوں علامتوں میں سے کوئی ایک علامت بھی مرزا میں نہیں

پائی جاتی تو مرزا قادیانی کس طرح مسیح موعود قرار پائے گا۔

سوال:۔ آپ نے حدیث کی تشریح کرتے ہوئے ہر لفظ کو اپنے ظاہر پر

محمول کیا ہے یہاں الفاظ کے ظاہر معنیٰ مراد نہیں بلکہ یہاں استعارہ کے رنگ

میں آنیوالے مسیح کو ابن مریم کہا گیا ہے یہ مطلب نہیں کہ آنے والا مریم کا بیٹا

ہوگا بلکہ مطلب یہ ہے کہ آنے والا مریم کے بیٹے جیسا ہوگا۔

جواب:۔ مرزا اور اسکے ماننے والوں کا یہ کہنا ان کے کذاب ہونے کی نشانی

ہے اس لئے کہ مرزا خود لکھتا ہے۔ ’’قسم اس بات کی دلیل ہے کہ خبر ظاہر پر محمول

ہے نہ ہی اس میں کسی قسم کی تاویل کی گنجائش ہے نہ ہی استثناء کی وگرنہ قسم کے ذکر سے فائدہ ہی کیا ہے (روحانی خزائن، جلد ۷، صفحہ ۱۹۲، حمامتہ البشریٰ صفحہ ۲۶)

مرزا غلام احمد قادیانی کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ جو بات قسمیہ طور پر بیان کی جائے اس میں کسی قسم کی گنجائش نہیں ہے بخاری شریف کی اس مذکورہ حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور ان کی علامتوں کو والّذی نفسی بیدہٖ کے قسمیہ الفاظ سے بیان فرمایا ہے اس لئے اس حدیث میں تاویل کرنے والا بقول مرزا غلام احمد قادیانی خطاء پر ہے۔

ابو دوٗد شریف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی چند اور نشانیاں مذکور ہیں ملاحظہ ہوں:

(۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی مشرقی جانب سفید منارہ پر اتریں گے دجال کو لُد (لُد فلسطین میں ریاست اسرائیل کے دار السلطنت تل ابیب سے چند میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور یہودیوں نے وہاں بہت بڑا ائر پورٹ بنا رکھا ہے ہوسکتا ہے یہ وہی لُد کا مقام ہو واللہ اعلم ورسولہٗ اعلم

عزّوجلّ و صلی اللہ علیہ وسلم: مرتب) کے دروازہ کے قریب قتل کریں گے

(ابوداؤد شریف جلد ۲ ص ۲۳۷ باب خروج الدجال)

(۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہونگے تو دو ۲ زرد چادریں پہنے ہوئے ہونگے یوں لگے گا جیسے ان کے سرانور پر پانی کے قطرے چمک رہے ہیں لیکن وہاں کوئی تری نہیں ہوگی لوگوں سے اسلام پر لڑیں گے اس وقت سارے ادیان ختم ہوجائیں گے صرف اسلام باقی رہے گا جزیہ ختم کردیں گے

(ابوداؤد شریف جلد ۲، صفحہ ۲۳۸)

خود مرزا نے بھی لکھا:

''مثلاً صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ الفاظ موجود ہیں کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا''۔

(روحانی خزائن جلد ۳، صفحہ ۱۴۲)

لطیفہ :۔(مرزا لکھتا ہے: میں ایک دائم المرض آدمی ہوں اور وہ دو زرد چادریں جن کے بارے میں حدیثوں میں ذکر ہے کہ ان دو چادروں میں مسیح

نازل ہوگا وہ دو زرد چادریں میرے شامل حال ہیں جن کی تعبیر علم تعبیر الرویاء

کی رو سے دو بیماریاں ہیں سوایک چادر میرے اوپر کے حصے میں ہے کہ ہمیشہ

سر درد اور دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے

اور دوسری چادر جو میرے نیچے کے حصہ بدن میں ہے وہ ذیابطیس ہے کہ

ایک مدت سے دامن گیر ہے بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا

ہے) (خزائن جلد ۱۷، صفحہ ۴۷۰، ضمیمہ اربعین نمبر ۳، ۴ صفحہ ۴)

ابو داؤد شریف کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنے والا مسیح دمشق میں نازل

ہوگا جبکہ مرزا قادیانی کو دمشق تک پہنچنا بھی نصیب نہیں ہوا۔

آنے والا مسیح دجال کو قتل کرے گا لیکن مرزا نے دجال تو ایک طرف رہا کسی

کافر کو بھی قتل نہیں کیا آنے والا مسیح اس کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اسلام پر وہ

لوگوں سے قتال کرے گا جبکہ مرزا قادیانی نے جہاد و قتال کو حرام کہہ دیا؛

مرزے کا جہاد کو حرام قرار دینا

"میری بات سنو! میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اب جہاد کا وقت نہیں ہے کہ خدا

کے پاک نبی کے نافرمان مت بنو مسیح موعود جو آنے والا تھا آچکا اس نے حکم

بھی دیا کہ آئیندہ مذہبی جنگوں سے جو تلوار کشت وخون کے ساتھ ہوتی ہیں باز

آجاؤ'' (روحانی خزائن جلد ۱۷، صفحہ ۸، ۹، گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ ۹)

چند سطور کے بعد مزید لکھا : ''غرض اب جب مسیح موعود آگیا تو ہر ایک مسلمان

کا فرض ہے کہ جہاد سے باز آوے''

(روحانی خزائن جلد ۱۷، صفحہ ۸، ۹، گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ ۹)

پھر اسی حدیث شریف میں یہ نشانی بھی موجود ہے کہ اسلام کے علاوہ باقی ادیان ملیا

میٹ ہو جائیں گے مرزا کی آمد پر یہ نشانی بھی پوری نہ ہوئی معلوم ہوا کہ احادیثِ

مبارکہ پکار پکار کر بیان کر رہی ہیں کہ مرزا کسی صورت میں بھی مسیحِ موعود نہیں ہوسکتا۔

مشکوۃ شریف میں ایک مزید علامت مذکور ہے ملاحظہ ہو

''حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہونگے

''فیتزوّجُ ویُولدله'' شادی بھی فرمائیں گے اور انکی اولاد بھی ہوگی''

(مشکوۃ شریف صفحہ ۴۸۰، بابُ نزولِ عیسیٰ علیہ السلام)

مرزا قادیانی نے اس نشانی کو اپنے اوپر فٹ کرنے کی کوشش کی اللہ جلَّ شانہ نے اسے ذلیل وخوار فرمایا

چنانچہ وہ لکھتا ہے : ''مسیح موعود بیوی کرے گا نیز وہ صاحبِ اولاد ہوگا اب ظاہر ہے کہ تزوّج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوّج سے مراد وہ خاص تزوّج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی موجود ہے گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو انکے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہونگی۔

(روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۷، ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۳،)

مرزا قادیانی نے جس شادی اور اولاد کو مسیح موعود ہونے کی علامت قرار دیا یعنی محمدی بیگم اور مصلح موعود یہ علامت بھی مرزا میں نہ پائی گئی نہ ہی یہ لڑکا پیدا ہوا اور نہ ہی محمدی بیگم سے اس کا نکاح ہوا (تفصیل انشاء اللہ باب کذبِ مرزا میں دیکھیں)

مشکوۃ شریف: میں ایک اور علامت بھی مذکور ہے کہ : آنے والا مسیح حضور ﷺ کے روضہ اطہر میں دفن ہوگا ا ے

(مشکوۃ شریف صفحہ ۴۸۰، باب نزول عیسیٰ)

مرزا کا روضہ اطہر میں دفن ہونا تو درکنار ساری زندگی میں ایک بار بھی مدینہ منورہ میں حاضر ہوکر روضہ اطہر کی زیارت بھی نہ کرسکا۔

حاشیہ بقیہ صفحہ ۵۸

حاشیہ: ا ے عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی احادیث کا تفصیلی مطالعہ کرنا ہوتو چند حوالہ جات نوٹ فرمالیں؛ بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریم، مسلم باب بیان نزول عیسیٰ علیہ السلام ۔ترمذی ابواب الفتن باب فی نزول عیسیٰ علیہ السلام ۔ مسند احمد مرویات ابوھریرہ۔ مشکوٰۃ کتاب الفتن باب الملاحم۔ ابوداؤد کتاب الملاحم باب خروج الدجال۔ مسند احمد بسلسلہ مرویات جابر بن عبد اللہ۔ نسائی کتاب الجہاد مسند احمد بسلسلہ مرویات حضرت ثوبان۔ ابن ماجہ کتاب الفتن باب فتنہ الدجال۔ مسند احمد طبرانی۔ حاکم۔ مستدرک حاکم۔ وغیرھا)

سوال : حدیث میں یدفن فی قبری لکھا ہے کہ وہ میری قبر میں دفن کئے جائیں گے تو کیا نبی کریم ﷺ کی قبر شریف کو پھاڑ کر دفن کئے جائیں گے اس طرح کرنے سے تو نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس کی توہین ہوگی پس معلوم ہوا یہاں (فی قبری) اپنے حقیقی معنیٰ میں نہیں ہے بلکہ مجازی معنیٰ میں ہے اور وہ مجازی معنیٰ ہے روحانی قبر یعنی آنے والا مسیح جہاں دفن ہوگا وہ جگہ نبی کریم ﷺ کی روحانی قبر ہوگی۔

جواب : فی، کبھی کبھی قرب کا معنیٰ بھی دیتا ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے (بُورِكَ من فی النار) موسیٰ علیہ السلام پر برکت نازل کی گئی جو آگ کے قریب تھے: یہاں پر (فی) قرب کا معنیٰ دے رہا ہے کیونکہ موسیٰ علیہ السلام آگ کے اندر نہ تھے بلکہ قریب تھے۔

امام رازی فرماتے ہیں:۔

ترجمہ:۔ من فی النار سے مراد موسیٰ علیہ السلام ہیں کیونکہ وہ آگ کے قریب تھے اور من حولھا سے مراد فرشتے ہیں اور یہ بات اقرب ہے کیونکہ

کسی چیز کے قریب کو کبھی کبھی کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ اس میں ہے ۔

(تفسیر کبیر جلد ۲۴، صفحہ ۱۸۲ مطبوعہ ایران)

معلوم ہوا یہاں (**فی**) قرب کے معنیٰ میں ہے اسی طرح (**یدفن فی قبری**) کا معنیٰ بھی یہی ہے کہ وہ میری قبر انور کے پاس دفن ہوں گے؛

خود مرزا قادیانی لکھتا ہے:

ورنہ فرض کے طور پر اس حدیث کو جو نصوص بیّنہ کے مخالف صریح پڑی ہوئی ہے صحیح بھی مان لیں اور اس کے معنیٰ کو ظاہر پر ہی حمل کریں تو ممکن ہے کہ کوئی مسیح ایسا بھی ہو جو آنحضرت ﷺ کے روضہ کے پاس مدفون ہو؛

(روحانی خزائن جلد ۳، صفحہ ۳۵۲، ازالہ اوہام صفحہ ۴۷۰)

نوٹ : مرزا قادیانی کا مذکورہ حدیث کو نصوص صریحہ کے خلاف قرار دینا نِری گپ ہے کیونکہ اس نے خود لکھا ہے " کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن ہوگا یعنی وہ میں ہی ہوں" (روحانی خزائن جلد ۱۹، صفحہ ۱۶ کشتی نوح صفحہ ۱۸)

فوت شدہ آدمی کا دنیا میں دوبارہ آنا

مرزائیوں کا دعویٰ ہے کہ فوت شدہ آدمی دوبارہ دنیا میں نہیں آسکتا ان کا یہ دعویٰ قرآن حکیم کی صریح نصوص کے خلاف ہے۔ ملاحظہ ہو

(۱) بنی اسرآئیل کے ایک مقتول کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

ترجمہ : توہم نے فرمایا اس مقتول کو اس گائے کا ایک ٹکڑا مارو اور اللہ یوں ہی مردے جلائے گا اور تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے کہیں تمہیں عقل ہو:

(پارہ ۱، سورۃ البقرہ آیت ۷۳)

(۲) ترجمہ:۔ جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم تمہارا یقین نہ لائیں گے جب تک اعلانیہ خدا کو نہ دیکھ لیں تو تمہیں کڑک نے آلیا اور تم دیکھ رہے تھے پھر مرے پیچھے ہم نے تمھیں زندہ کیا کہیں تم احسان مانو؛ (پارہ ۱، البقرہ آیت ۵۵،۵۶)

(۳) ترجمہ:۔ اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تھا ان کو جو اپنے گھروں سے نکلے تھے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے تو اللہ نے فرمایا مرجاؤ پھر اللہ

نے انہیں زندہ فرمایا بے شک اللہ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے مگر اکثر لوگ ناشکرے ہیں؛ (پارہ ۲ البقرہ ۲۴۳)

(۴) ترجمہ:۔ یا اس کی طرح جو گزرا ایک بستی پر اور وہ ڈھئی (مسمار ہوئی) پڑی تھی اپنی چھتوں پر بولا اسے کیونکر جلائے گا اللہ اس کی موت کے بعد تو اللہ نے اسے مردہ رکھا سو برس پھر زندہ کر دیا فرمایا تو یہاں کتنا ٹھہرا عرض کی دن بھر ٹھہرا ہوں گا یا کچھ کم فرمایا نہیں تجھے سو برس گزر گئے اور اپنے کھانے اور پانی کو دیکھ کہ اب تک بُو نہ لایا اور اپنے گدھے کو دیکھ کہ جس کی ہڈیاں تک سلامت نہ رہیں اور یہ اس لئے کہ تجھے ہم لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور ہڈیوں کو دیکھ کیونکر ہم انہیں اٹھان دیتے ہیں پھر انہیں گوشت پہناتے ہیں جب یہ معاملہ اس پر ظاہر ہو گیا بولا میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ (پارہ ۳، البقرہ آیت نمبر ۲۵۹)

(۵) ترجمہ:۔ اور جب عرض کی ابراہیم نے اے میرے رب مجھے دکھا دے تو کیوں کر مردے جلائے گا فرمایا کیا تجھے یقین نہیں عرض کی یقین کیوں نہیں مگر

یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے فرمایا تو اچھا چار پرندے لے کر اپنے ساتھ (ہلالے) مانوس کرلے پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے پھر انہیں بُلاوہ تیرے پاس چلے آئیں گے دوڑتے ہوئے اور جان رکھ کہ اللہ غالب حکمت والا ہے، (پارہ ۳ البقرہ ۲۶۰)

(٦) عیسیٰ علیہ السلام اعلان فرماتے تھے: ''وَاُحیِ المَوتیٰ بِاِذنِ اللّٰہ

''یعنی اور میں مردوں کو اللہ کے حکم سے زندہ کرتا ہوں۔ (پارہ ۳ آل عمران ۴۹)

مندرجہ بالا آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے متعدد بار مردوں کو دوبارہ زندگی بخشی ہے۔ بالفرض اگر عیسیٰ علیہ السلام کی وفات شریف ہی ہوگئی ہوتی تو آپ علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری میں یہ چیز کس طرح رکاوٹ بن سکتی ہے۔

حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام

قادیانی، بھولے بھالے مسلمانوں کو بہکانے کیلئے ایک غیر متعلق بحث شروع کر دیتے ہیں کہ ثابت کرو عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں (ویسے تو

اس کی حاجت نہیں رہی)

اور جب ان سے ان کا نظریہ پوچھو تو کہتے ہیں یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو مار مار کر صلیب پر چڑھا دیا تھا اپنی طرف سے یہودی انہیں مار کر چلے گئے لیکن عیسیٰ علیہ السلام میں زندگی موجود تھی حواریوں نے ان کو صلیب سے اتارا چھپ کر ان کا علاج کیا پھر وہ چھپتے چھپتے کشمیر آ گئے وہاں انکا انتقال ہوا اور سری نگر میں انکی قبر ہے، قادیانیوں کا یہ دعوی بالکل غلط ہے مرزا قادیانی کی بیان کردہ کہانی محض گپ ہے اور قرآن کے خلاف ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ:۔ ’’اور اس لئے کہ انہوں نے کفر کیا اور مریم پر بڑا بہتان اٹھایا اور انکے اس کہنے پر کہ ہم نے مسیح عیسیٰ ابن مریم اللہ کے رسول کو شہید کیا اور ہوا یہ کہ انہوں نے نہ اسے قتل کیا اور نہ ہی اسے صلیب پر چڑھایا بلکہ ان کیلئے ان کی شبیہ کا ایک بنا دیا گیا اور وہ جو اسکے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں ضرور اسکی طرف سے شبہ میں پڑے ہوئے ہیں انہیں اسکی کچھ خبر بھی نہیں مگر یہی گمان کی

پیروی اور بے شک انہوں نے اسکو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ تعالیٰ غالب ہے حکمت والا ہے اور کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے روز وہ ان پر گواہ ہوگا"۔ (پارہ ٦، النسآء ١٥٦، ١٥٧، ١٥٨، ١٥٩)

حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے عنقریب تم میں مریم کے بیٹے علیہ السلام حاکم عادل بن کر نازل ہونگے پس وہ صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے جنگ کو ختم کر دیں گے پھر مال اتنا ہوگا کہ اس کو قبول کرنے والا کوئی نہیں ملے گا یہاں تک کہ ایک سجدہ دنیا و مافیھا (دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے) سے بہتر ہوگا"

پھر حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو"و ان من اھل الکتاب......الخ"

(بخاری شریف جلد ا صفحہ ۴۹۰، باب نزولِ عیسیٰ بن مریم)

لطیفہ:۔ خود مرزا ایک عرصہ تک حضرت ابن مریم علیہ السلام کی تشریف آوری

کا قائل رہا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے

,جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے

ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جائے گا

(روحانی خزائن جلد ۱، صفحہ ۵۹۳، براہین احمدیہ جلد ۴، صفحہ ۴۹۹)

سوال : مرزا صاحب کا یہ عقیدہ ابتداء میں تھا وحی نے مرزا صاحب کو بتایا کہ

عیسیٰ علیہ السلام بنفس نفیس خود تشریف نہیں لائیں گے اس طرح یہ وحی پہلے

عقیدہ کی ناسخ ہے منسوخ عقیدہ کو دلائل میں پیش کرنے کا کیا تُک ہی؟

جواب : مرزا غلام احمد قادیانی نے براہین احمدیہ حصہ ۴ کو ۱۸۸۴ء میں

شائع کیا (روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۱)

مرزا صاحب اس وقت تک قرآن وسنت کے بڑے عالم اور مناظر کے روپ

میں سامنے آچکے تھے اسکا مطلب یہی بنا کہ قرآن وسنت نے مرزا صاحب کو

یہی بتایا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور آسمانوں پر تشریف فرما ہیں دوبارہ دنیا

میں تشریف لائیں گے لیکن وحی نے قرآن وسنت کے بیان فرمودہ عقیدہ

کو بدل دیا،

اصل میں وحی کی دو قسمیں ہیں (۱) وحی رحمانی (۲) وحی شیطانی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ: ”بے شک شیطان اپنے دوستوں کی طرف وحی کرتے ہیں تا کہ (اے ایمان والو) وہ (شیطانوں کے دوست) تم سے جھگڑا کریں اور تم نے اگر ان کا کہا مانا تو اس وقت تم مشرک ہو“ (پ۸، الانعام آیت ۱۲۲)

نیز اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ: ”کیا میں تم کو بتاؤں؟ کہ کس پر اترتے ہیں شیطان، اترتے ہیں ہر جھوٹے گناہ گار پر“ (پ۱۹، الشعرآء، آیت ۲۲۱، ۲۲۲)

قرآن مجید کے ان ارشادات کی رو سے پتا چلا کہ کچھ جوگ ایسے ہوتے ہیں جن پر شیطان وحی کرتے ہیں چونکہ مرزا قادیانی بھی بہت بڑا جھوٹا تھا اس طرح شیطان نے بھی وحی کی کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اس وحی کے

بعد قادیانیوں نے مسلمانوں سے اس مسئلہ میں جھگڑنا شروع کردیا اور اب

تک جھگڑتے چلے آرہے ہیں۔

جواب نمبر ۲: مرزا صاحب شہادت القرآن میں لکھتے ہیں اور

<u>یاد رہے</u> کہ مرزا قادیانی نے یہ کتاب اپنے انتقال سے پندرہ سال پہلے یعنی

اگست ۱۸۹۳ء میں لکھی (اور یہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ میں مرا) اس میں لکھتے ہیں:

"واضح ہو کہ اس امر سے دنیا میں کسی کو بھی انکار نہیں کہ احادیث میں

مسیح موعود کی کھلی کھلی پیش گوئی موجود ہے بلکہ تمام تقریباً مسلمانوں کا اس

بات پر اتفاق ہے کہ احادیث کی رو سے ضرور ایک شخص آنے والا ہے جس کا

نام عیسیٰ بن مریم ہوگا اور یہ پیش گوئی بخاری و مسلم اور ترمذی وغیرہ کتبِ حدیث

میں اس کثرت سے پائی جاتی ہے جو ایک منصف مزاج کی تسلی کے لئے کافی

ہے اور بالضرورۃ اس قدر مشترک پر ایمان لانا پڑتا ہے کہ ایک مسیح موعود آنے

والا ہے .... یہ خبر مسیح موعود کے آنے کی اس قدر زور کیساتھ ہر

ایک زمانہ میں پھیلی ہوئی معلوم ہوتی ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی جہالت نہیں

ہوگی کہ اس کے تواتر سے انکار کیا جائے (روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۲۹۸ ،شہادۃ القرآن صفحہ ۲)

نوٹ

عیسیٰ علیہ السلام والی حدیثیں تقریباً تیس ۳۰ صحابہ سے مروی ہیں

پھر یہ بھی لکھا:

"کہ اس تمہید کے بعد یہ بھی واضح ہو کہ مسیح موعود کے بارے میں جو حدیث میں پیش گوئی ہے وہ ایسی نہیں ہے کہ جس کو صرف ائمہِ حدیث نے چند روائیتوں کی بنا پر لکھا ہو بلکہ یہ ثابت ہو گیا کہ یہ پیش گوئی عقیدہ کے طور پر ابتداء سے مسلمانوں کے رگ وریشہ میں داخل چلی آتی ہے گویا جس قدر اس وقت روئے زمین پر مسلمان تھے اس قدر اس کی پیش گوئی پر شہادتیں موجود تھیں کیونکہ عقیدہ کے طور پر وہ اس کو ابتداء سے یاد کرتے چلے آتے تھے اور ائمہِ احادیث امام بخاری وغیرہ نے اس پیش گوئی کی نسبت اگر کوئی امر اپنی کوشش سے نکالا ہے تو صرف یہی کہ جب اس کو کروڑ ہا مسلمانوں میں مشہور اور زبانِ زد پایا تو اپنے قاعدہ کے موافق مسلمانوں کے اس

قولی تعامل کیلئے روایتی سند کو تلاش کر کے پیدا کیا اور روایتِ صحیحہ مرفوعہ سے جن کا ایک ذخیرہ ان کی کتابوں میں پایا جاتا ہے اسناد کو دکھایا علاوہ اسکے کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ اگر نعوذ باللہ یہ افتراء ہے تو اس افتراء کی مسلمانوں کو کیا ضرورت تھی اور کیوں انہوں نے اس پر اتفاق کر لیا اور کس مجبوری نے ان کو افتراء پر آمادہ کیا تھا''

(روحانی خزائن جلد ٦ صفحہ ٣٠٤، ٣٠٥، شہادۃ القرآن صفحہ ٨، ٩)

مرزا صاحب کی اس تحریر سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے نزول کا عقیدہ کوئی گھڑا ہوا نہیں بلکہ یہ احادیث صحیحہ اور کروڑوں مسلمانوں کی عملی شہادت اور قولی تعامل کی بنیاد پر قائم ہے۔ کسی ایک محدث نے بھی ''باب میلاد مثیل عیسیٰ ابن مریم'' نہیں باندھا بلکہ جس محدث نے بھی اس مسئلہ کو بیان کیا ہے تو یہ کہہ کر بیان کیا ہے کہ ''باب نزول عیسیٰ ابن مریم'' اور مسلمانوں کے رگ و ریشہ میں یہی بات بطور عقیدہ میں داخل تھی کہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے نہ کہ ان کا کوئی مثیل اسی لئے تو

مرزا قادیانی بھی شیطانی وحی سے پہلے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بذات خود تشریف آوری کا قائل تھا یہ بات بھی یاد رہے کہ مرزا قادیانی نے احادیث مبارکہ کے ردو قبول کے بارے ایک اصول بیان کیا ہے اور وہ یہ ہے،

"اصل اور صحیح امر یہ ہے کہ جو کچھ احادیث کے ذریعے بیان ہوا جب تک صحیح اور صاف لفظوں میں قرآن اسکا معارض نہ ہو تب تک اس کو قبول کرنا لازم ہے" (روحانی خزائن جلد ٦ ،صفحہ ٣٠٠،شہادت القرآن صفحہ ٤)

مرزا کے بیان کردہ اس اصول سے بھی معلوم ہوا کہ احادیث میں بھی جب تک صحیح اور صاف لفظوں میں قرآن عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی تردید نہ کرے اتنی دیر تک ان احادیث کی رو سے عیسیٰ علیہ السلام کے بذات خود نزول کو قبول کرنا لازم ہے۔

اعتراض:۔ وہ جو پیچھے آپ نے دلیل بیان کی ہے اسمیں (بَل رَّفَعَهُ اللهُ اِلَيهِ) کا ترجمہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جسم اطہر کو آسمانوں کی طرف اٹھا لیا غلط ہے اس لئے کہ اس صورت میں اللہ تعالیٰ کو

محدود المکان ماننا پڑیگا حالانکہ وہ جہت یعنی سمت سے پاک ہے اس کو کسی سمت میں محصور قرار دینا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے اسلامی تعلیم کی رو سے اللہ تعالیٰ ہر جگہ جلوہ فرما ہے ارشاد فرمایا اینما تولّو فثمّ وجه الله۔

(پ ا البقرہ آیت ۱۱۵)

جواب : یہ بات تو درست ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی جہت میں محصور نہیں ہے لیکن اسکی شان یہ بھی تو ہے کہ وہ عُلواً کَبِیراً ہے۔(پارہ ۱۵، بنی اسرائیل ۴۳) کیونکہ اللہ کو ہر چیز پر فوقیت حاصل ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ سے مانگتے وقت بالعموم ہاتھ اوپر کو اٹھائے جاتے ہیں اور نبی کریم ﷺ نے بھی جب قبلہ کی تبدیلی کی تمنا کا اظہار فرمایا تھا تو چہرہ انور کو آسمان کی جانب اٹھایا تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا(قد نرٰی تقلّب وجهك فی السمآء)

(پارہ ۲، البقرہ ۱۴۴)

خود قادیانی اپنے بارے میں لکھتا ہے؛

”خدا عرش پر سے تیری تعریف کررہا ہے“ (روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۶۱، اربعین صفحہ ۱۹)

اور اپنے ایک بیٹے کے بارے میں کہا

مظھر الحق والعلیٰ کانّ اللہ نزل من السمآء۔

اعتراض: ''بل رفعه الله اليه'' میں ضمیر کا مرجع روح عیسیٰ علیہ السلام ہے نہ کہ زندہ عیسیٰ۔۔۔۔۔۔۔!

جواب : ''بل رفعه الله اليه'' میں ضمیر کا مرجع روح عیسیٰ ہے تو پھر '' وما قتلوه يقينا'' میں ضمیر منصوب کا مرجع بھی روح عیسیٰ قرار دینا ہوگا اس طرح ایک انتہائی مذحقہ خیز ترجمہ سامنے آجائے گا۔

''یہودیوں نے یقیناً عیسیٰ علیہ السلام کی روح کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کی روح کو اپنی طرف اٹھالیا'' حکیم الامت حضرت علامہ مولانا **مفتی احمد یار خان نعیمی** رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر نعیمی میں اسی جملہ کی تفسیر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ رافع رفع سے بنا ہے جس کے معنیٰ ہیں اُٹھانا، بلند کرنا یہ بلندیء مکان کے لئے بھی آتا ہے اور بلندیِٔ مراتب کے لئے بھی اگر اس کا مفعول کوئی جسم ہوگا تو اس سے مکانی بلندی مراد ہوگی جیسے ''رفع ابويه على العرش''

"ورفعنا فوقکم الطور"

حدیث معراج میں ہے "ثم رفعنا الی السدرۃ المنتھی۔

"اذیرفع ابراھیم القواعد من البیت و اسماعیل" میں بھی دیواریں

اُٹھانا مراد ہیں اگرچہ اٹھانے کی نوعیت کچھ اور ہے،

اگر رفع کا مفعول جسم نہیں کوئی اور چیز ہے تو وہاں روحانی بلندی مراد ہے جیسے

"ورفع بعضھم درجت" اور "ورفعنا لك ذکرك"

(تفسیر نعیمی پارہ ٦، زیر آیت "بل رفعہ اللہ الیہ")

ابنِ کثیر میں ہے:

"سیدنا امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے قسم ہے اللہ کی کہ عیسیٰ علیہ السلام اس وقت زندہ ہیں اللہ کے مقرب ہیں اور جب وہ تشریف لائیں گے تو سب ان پر ایمان لائیں گے۔

(تفسیر ابن کثیر جلد ا، صفحہ ٥٩٦، مطبوعہ مصر)

علامہ ابن کثیر نے قبل موتہ کی ضمیر مجرور کے متعلق دو قول نقل کئے ہیں

ایک یہ کہ ضمیر مجرور کا مرجع عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور دوسرا یہ کہ ضمیر مجرور کا مرجع خود کتابی ہیں اسکے بعد علامہ ابن کثیر فیصلہ کرتے ہیں

"پھر ابن جریر نے فرمایا کہ ان سب قولوں میں سے صحیح قول پہلا ہے وہ یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کے بعد کوئی اھلِ کتاب ایسا باقی نہیں رہے گا جو عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ جو کچھ ابنِ جریر نے فرمایا ہے یہی صحیح ہے اس لئے کہ یہی سیاق آیت سے مقصود ہے۔

جلالین میں ہے : "قبل موت عیسیٰ لما ینزل قرب السّاعۃ ورد فی الحدیث" (جلالین شریف جلد ا صفحہ ۲۴۲)

مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر اتریں گے تو کوئی یہودی اور کوئی عیسائی اور کوئی ایسا آدمی جو غیر اللہ کی عبادت کرتا ہے ایسا نہیں ہوگا جو عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے یہاں تک ساری ملت اسلامیہ ہو جائے گی۔(صاوی علی الجلالین جلد ا صفحہ ۲۴۲)

تفسیر روح المعانی میں ہے:

ترجمہ:۔ "حضرت سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے بھی، ابو مالک، حسن بصری، قتادہ اور ابن زید سے یہی روایت کیا گیا ہے اور اسی کو امام طبرانی نے پسند فرمایا ہے اور معنی یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کے وقت جتنے اہلِ کتاب موجود ہونگے ان میں سے ہر ایک عیسیٰ علیہ السلام پر عیسیٰ علیہ السلام کے مرنے سے پہلے ایمان لے آئے گا اور سارے کے سارے دین ایک ہی دین ہو جائینگے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حضرت امام احمد نے حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے پس خنزیر کو قتل فرمائیں گے اور صلیب کو مٹا ڈالیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ سیدنا ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی "وان من اهل الكتاب الاّ ليومنَنّ به قبل موته" یہ بھی کہا گیا ہے کہ پہلی

ضمیر اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور لیکن اسکا بعید ہونا مخفی نہیں ہے اور اس سے بعید تر بات یہ ہے کہ یہ ضمیر محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہے"

سوال : الیٰ انتہائے غایت کے لئے آتا ہے اگر یہ ترجمہ کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھالیا تو پھر اللہ تعالیٰ کے لئے مکان ماننا پڑے گا؟

جواب : تفسیر روح المعانی میں ہے

"ابو حیّان اندلسی کے نزدیک یہاں مُضاف مقدر ہے یعنی اپنے آسمان کی طرف انھوں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوسرے آسمان پر زندہ ہیں جس کی تصدیق نبی کریم ﷺ نے حدیثِ معراج میں فرمائی وہ وہاں مقیم ہیں یہاں تک کہ وہ زمین پر اُتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے"۔

(روح المعانی پ٦ ص ١٢)

(٢) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ: "اور جب ابنِ مریم کی مثال بیان کی جائے تو اچانک آپ کے (ہم قبیلہ مشرک) لوگ اس سے (خوشی کے مارے) شور مچاتے ہیں اور کہتے

ہیں کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ انہوں نے یہ مثال آپ سے بیان نہیں کی مگر ناحق جھگڑے کے لئے بلکہ یہ لوگ (فی الواقع) بڑے ہی جھگڑالو ہیں نہیں مگر ایک (مقدس) بندے جن پر ہم نے انعام فرمایا اور ہم نے انہیں بنی اسرائیل کے لئے (اپنی قدرت کا عجیب) نمونہ بنایا اور اگر ہم چاہتے تو تم سے ضرور فرشتے پیدا کر دیتے جو زمین میں تمھارے پیچھے آباد رہتے اور بے شک وہ (ابنِ مریم) ضرور نشانی ہیں قیامت کی تو اے لوگو! تم ہر گز قیامت میں شک نہ کرنا اور میری پیروی کرتے رہنا یہ سیدھا راستہ ہے"۔ (پ ۲۵، زخرف آیت ۵۷ تا ۶۱)

"اس آیت کی تفسیر بزبانِ مُفسّرین"

(۱) جلالین میں ہے: "اور بیشک عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی خبر ہیں یعنی جانی جائے گی قیامت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے ساتھ؛

(جلالین مع صاوی جلد ۴ صفحہ ۵۳)

تقریباً یہی مضمون ابنِ کثیر جلد ۴ صفحہ ۱۳۲، خازن و معالم التنزیل جلد ۶ صفحہ ۱۱۶ وغیرہ میں بھی ہے۔

تفسیر مدارک میں ہے:

''**حضرت عبداللہ ابنِ عباس** رضی اللہ تعالیٰ عنہما **لَعِلمٌ** کو عین کی فتحہ کے ساتھ بھی پڑھتے تھے اور **عَلَمٌ** کا معنی علامت ہے '' **اِنَّ نزولَہٗ لعلمٌ للسَّاعةِ** '

یعنی ''بے شک عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کی نشانی ہے''۔

(مدارک جلد ۴ صفحہ ۱۲۲)

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ:

''سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے قیامت کی دس ۱۰ نشانیاں بیان فرمائیں اور ان میں سے نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کو بیان فرمایا''۔

(تفسیر مظہری جلد ۸ صفحہ ۳۵۸)

(۳) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ: ''اور وہ لوگوں سے کلام کرے گا گہوارے میں اور پکی عمر میں اور خاصوں میں ہوگا''

(پ ۳ آل عمران آیت ۴۶)

اس آیت کریمہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے **دو معجزے** بیان کئے گئے ہیں

(۱) کہ وہ بچپن میں پنگھوڑے میں بات کرے گا

(۲) پکی عمر میں بھی کلام کریں گے

پنگھوڑے میں آپ کا کلام کرنا تو یقیناً معجزہ ہے اس لئے کہ بچے اس عمر میں کلام نہیں کرتے لیکن آپ نے پنگھوڑے کے اندر کلام فرمایا ''اِنی عبداللہ اٰتنی الکتاب وجعلنی نبیّاً'' **(پ۱۶ مریم آیت ۳۰)**

لیکن پکی عمر میں کلام کرنا اتنی دیر تک معجزہ قرار نہیں دیا جا سکتا جب تک کوئی خرقِ عادت بات وقوع پذیر نہ ہو اب خرقِ عادت بات کونسی ہے خازن و معالم التنزیل دونوں میں ہے

''اور لوگوں سے بات کرے گا پکی عمر میں آسمان سے نازل ہونے کے بعد''

(تفسیر خازن و معالم التنزیل جلد ۱ صفحہ ۲۹۳)

تفسیر خازن میں ہے: ''اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ بے شک عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے زمین پر نازل ہوں گے'' (تفسیر خازن جلد ۱ صفحہ ۲۹۳)

اعتراض:۔ قرآن حکیم میں ہے

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللهُ ؕ وَاللهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ اِذْ قَالَ اللهُ

يٰعِيْسٰى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ترجمہ:۔ اور یہودیوں نے تدبیر کی اور اللہ نے بھی تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر تدبیر فرمانے والا ہے اور جب اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ میں تجھے موت دینے والا ہوں اور تجھے اپنی طرف رفعت دینے والا ہوں اور تجھے ان لوگوں سے جنہوں نے کفر کیا پاک کرنیوالا ہوں''

استدلال:۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف فرمادیا کہ میں تجھے وفات دینے والا ہوں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے (متوفیک) کا معنیٰ مومیتک کہا ہے اب اگر کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو موت نہیں دی تو وہ قرآن کا منکر ہوگا۔

جواب نمبر:۱۔ اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر دو خفیہ تدبیروں کا ذکر فرمایا ہے ایک یہود اور ایک انکے مقابلہ پر اپنی اس طرح کی ترکیبیں قرآن مجید میں دو مقامات

پر اور بھی موجود ہیں "پارہ ۹، انفال آیت ۳۰" میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اکرم ﷺ کے خلاف کافروں کی خفیہ تدبیر اور اس کے مقابلہ پر اپنی خفیہ تدبیر کا ذکر وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللهُ ۖ وَاللهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾' کے الفاظ سے کیا ہے کافروں کی خفیہ تدبیر نبی کریم ﷺ معاذ اللہ قتل کرنے کی تھی اور اس کے مقابلہ پر اللہ تعالیٰ کی خفیہ اپنے محبوب ﷺ بچانے کی تھی اور اللہ کی خفیہ تدبیر کامیاب رہی۔

پارہ ۱۹، النمل آیت نمبر ۴۸،۴۹، ۵۰، میں اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کے خلاف شہر کے ۹ شرارتیوں کا ذکر فرمایا جنھوں نے حضرت صالح علیہ السلام پر شب خون مار کر قتل کرنے کی سازش کی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بچانے کی خفیہ تدبیر فرمائی اسی طرح سورۃ آل عمران میں بھی یہودیوں کی بھی خفیہ تدبیر تھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی اور اللہ تعالیٰ کی تدبیر تھی اپنے نبی علیہ السلام کو بچانے کی اور اللہ پاک کی تدبیر کامیاب رہی اب اگر قادیانی منطق مان لی جائے تو "اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر کیا ہے" خود فرمایا ہیں

تجھے اے عیسیٰ تیری محنتوں کا پورا پورا اجر دوں گا'' یہاں متوفیک کا معنیٰ ہے میں تمہیں پورا اجر دوں گا۔

خود مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ '(مرزا) میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ (روحانی خزائن جلد ۱، صفحہ ۶۲۰، براہین احمدیہ جلد ۴، صفحہ ۵۲۰)

مرزا قادیانی کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ ''متوفیک'' کا معنیٰ ہے کہ میں تیرے اجر میں تیری نعمتوں میں کوئی کمی نہیں کروں گا متوفیک، کا معنی سمجھنے کیلئے قادیانی کی مندرجہ ذیل عبارت مفید ثابت ہوگی وہ لکھتا ہے۔

براہین احمدیہ کا الہام یعنی یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ جو سترہ ۱۷ برس سے شائع ہو چکا اس کے اس وقت خوب معنیٰ کھلے ہیں یعنی یہ الہام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بطور تسلی ہوا تھا جب یہود ان کے مصلوب (صلیب پر چڑھانے) کرنے کیلئے کوشش کر رہے تھے اور اس جگہ بجائے یہود وہنود (ہندو کی جمع)

کوشش کررہے ہیں اور الہام کے یہ معنیٰ ہیں کہ ''میں تجھے ایسی ذلیل اور لعنتی موتوں سے بچاؤں گا'' (روحانی خزائن جلد ۱۲، صفحہ ۲۳، حاشیہ سراج منیر صفحہ ۲۱)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ متوفیک کا الہامی معنیٰ (قادیانی الہام) موت سے بچانے والا بھی ہے اب قادیانی کس منہ سے اس لفظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کرتے ہیں

جواب نمبر ۲ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی تو تب ہوگی جب ہم یہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو وفات نہیں دیگا ہم تو یہ کہتے ہیں کے اللہ تعالیٰ نے اب تک عیسیٰ علیہ السلام کو وفات نہیں دی آسمانوں سے نازل ہونے کے بعد دیگا تمام مفسرین نے اس آیت سے عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں پر زندہ ہونا مراد لیا ہے صاحب تفسیر مظہری فرماتے ہیں کہ یہ مقدم، مؤخر سے ہے یعنی پہلے آسمانوں کی طرف اٹھاؤں گا اس کے بعد وفات دونگا۔

قرآن پاک میں مقدم، مؤخر بہت ہیں مثلاً البقرہ ۴، ۲۱، آل عمران ۴۳، زمر ۶۵، جاثیہ ۲۴، ملک ۲)

حضرت حسن بصری، قلبی اور ابن جریح نے کہا ہے کہ آیت کا معنیٰ یہ ہے ''انی

قابضك ورافعك الى من الدنیامن غیر موت" یعنی میں تجھے پکڑنے

والا ہوں۔

ابن جریر نے ربیع ابن انس سے روایت کی ہے کہ "**توفی**" سے مراد نیند ہے

عیسیٰ علیہ السلام سو گئے تھے پس اللہ تعالیٰ نے ان کو نیند کی حالت میں اٹھالیا

پس اس وقت آیت کا معنیٰ ہوگا کہ میں تجھے نیند دینے والا اور تجھے اپنی طرف

اٹھانے والا ہوں "**توفی**" نیند کے معنیٰ میں استعمال ہوتا رہتا ہے،

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

'ھو الذی یتوفکم الیل' اللہ وہ ذات ہے جو تم کو رات کو نیند دیتا ہے؛

یہاں "**توفی**" سے مراد نیند ہے نہ کہ موت بعض نے کہا "**توفی**" سے مراد

یہاں موت ہے اس کا معنیٰ ہے اس بات کو علی بن طلحہ نے حضرت ابن عباس

سے روایت کیا ہے اس کا معنیٰ ہے "**اِنِّی مُتَوَفِّیکَ**" بے شک میں تمہیں

موت دینے والا ہوں۔

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ موت مراد لینے پر دو مطلب ہوں گے،

(۱) حضرت وہب نے فرمایا: ”کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو تین ساعت کے لئے وفات دی پھر ان کو اپنی طرف اٹھالیا۔

(۲) حضرت ضحاک نے فرمایا: ”بے شک میں تجھے آسمان سے نازل کرنے کے بعد موت دوں گا اور اس سے پہلے اپنی طرف اٹھاؤں گا کیونکہ ”واؤ“، مطلق جمع کیلئے ہے ترتیب کے لئے نہیں“ (تفسیر مظہری جلد ۲، صفحہ ۵۵)

جواب نمبر ۳ : امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ” ابوبکر واسطی فرماتے ہیں کہ **متوّفیک** کا معنی یہ ہے کہ میں تیری خواہشات اور نفس کی طلبوں کو مارنے والا ہوں پھر فرمایا **رافِعُکَ اِلَیَّ** اب جب کہ عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں کی طرف اٹھالیا گیا تو آپ کی حالت فرشتوں کی طرح ہوگئی (کیونکہ نفس کی خواہشات جاختم ہوگئیں) امام رازی رحمۃ اللہ علیہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ **انی متوفیک** کا معنی یہ بھی ہے کہ میں تجھے **مُتوفّٰی** کی مثل کردوں گا اس لئے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو جب آسمانوں کی طرف اٹھایا گیا تو زمین سے ان کا تعلق ختم ہوگیا تو وہ **متوفّٰی** کی طرح ہوگئے“ (تفسیر کبیر جلد ۸ صفحہ ۷۶)

اس آیت کی تفسیر میں امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث پاک بیان فرمائی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا "یعنی بے شک عیسیٰ علیہ السلام پر موت نہیں آئی اور وہ قیامت سے پہلے تمھارے پاس آئیں گے"(تفسیر در منثور جلد ۲ صفحہ ۳۶)

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابنِ جریر نے صحیح سند کے ساتھ حضرت کعب سے روایت کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کی قلّت اور منکرین کی کثرت کو دیکھا تو اس کی شکایت بارگاہ الٰہی میں پیش کی تو اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی میں تمھیں پورا پورا اجر دینے والا ہوں اور تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تجھے یک چشم گل دجال کی طرف بھیجوں گا پھر تو اسے قتل کرے گا پھر تو زندگی گزارے گا پھر اس کے بعد میں تجھے موت دوں گا جیسے کہ زندہ کو موت دی جاتی ہے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ بات رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان "وہ امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کے اوّل میں میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ علیہ

السلام‘‘ کی تصدیق ہے (درمنثور جلد ۲ صفحہ ۳۶)

مرزا قادیانی کے جھوٹ

مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کے پیروکار نبی رسول مسیح موعود اور نا جانے کیا کیا مانتے ہیں جبکہ ہم مسلمان نبی مکرم شفیع معظم ﷺ کے ارشاد گرامی کے مطابق اسے کذاب مانتے ہیں (ثلثون کذابون)

مرزا قادیانی نے متعدد پیشین گوئیاں کی ہیں جو کہ جھوٹی ثابت ہوئی

خود مرزا لکھتا ہے: ’’ظاہر ہے کہ جب کوئی ایک بات میں جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا‘‘

(روحانی خزائن جلد ۲۳، صفحہ ۲۳۱، چشمہ معرفت جلد ۲، صفحہ ۲۲۲)

نیز لکھتا ہے:

’’ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشن گوئیاں ٹل جائیں‘‘

(روحانی خزائن جلد ۱۹، صفحہ ۵، کشتی نوح صفحہ ۵)

نیز لکھتا ہے ’’پھر اگر ثابت ہو کہ میری سو ۱۰۰ پیشین گوئی میں سے ایک بھی

جھوٹی نکلی تو میں اقرار کروں گا کہ میں کاذب ہوں'' (روحانی خزائن جلد ۱۷، صفحہ ۱

۴۶، حاشیہ اربعین نمبر ۴ صفحہ ۲۵)

مزید کہتا ہے کہ :۔

''بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیشین گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محکِ (کسوٹی) امتحان نہیں ہوسکتا۔

(روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۸۸، آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۸۸)

مرزا غلام احمد قادیانی کے مندرجہ بالا دعویٰ کو پھر ایک بار پڑھیئے

آپ پر یہی واضح ہوگا کہ مرزا یہ کہہ رہا ہے اگر میری ایک بھی پیشین گوئی غلط ثابت ہوجائے تو مجھے بلا تأمّل کاذب قرار دیا جائے'' طوالت کے پیش نظر مرزا غلام احمد قادیانی کی متعدد جھوٹی پیش گوئیوں میں سے صرف ایک پیش کا ذکر کرنا چاہتے ہیں جس سے آپ پر اس کا کاذب ہونا بخوبی واضح ہوجائے گا۔

(۱) محمدی بیگم کے بارے میں پیشین گوئی :۔

مرزا قادیانی نے اپنی ایک قریبی رشتہ دار لڑکی جسکا نام محمدی بیگم تھا کے

بارے میں پیشین گوئی کی تھی کہ یہ میرے نکاح میں آئے گی اور اگر میرے

نکاح میں نہ آئی تو مجھے جھوٹا سمجھ لینا ا؎

مرزا لکھتا ہے:

"اب یہ جاننا چاہیے کہ جس خط کو ۱۰ مئی ۱۸۸۸ء کو نور افشاں میں فریق مخالف نے چھپوایا ہے وہ خط محض ربانی اشارہ سے لکھا گیا تھا ایک مدت دراز سے بعض سر گروہ اور قریبی رشتہ دار مکتوب الیہ کے جن کے حقیقی ہمشیرہ زاد کی نسبت درخواست کی گئی تھی نشان آسمانی کے طالب تھے اور طریقہ اسلام سے انحراف اور عناد رکھتے تھے اور اب بھی رکھتے ہیں چنانچہ اگست ۱۸۸۵ء میں جو چشمۂ نور امرتسر میں انکی طرف سیا شتہار چھپا تھا یہ درخواست ان کی اس اشتہار میں مندرج ہے

حاشیہ ا:؎ اس بات کی مرزا نے تشہیر ہی شاید اس لئے کی تھی کہ رشتہ داری کے سبب شادی تو وہ محمدی بیگم سے کرنے میں کامیاب ہو ہی جائے گا یوں خوب مسیحیت کا دعوی لوگوں کے سامنے سچا ہو جائیگا مرزا نے اس نکاح کو کروانے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور بھی لگایا بہت سے رشتہ داروں کو خطوط بھی لکھے بہت منت سماجت بھی کی مگر وائے خرابی! نکاح کی حسرت لے کر ہی جہنم واصل ہوا)

ان کو نہ محض مجھ سے بلکہ خدااور رسول سے بھی دشمنی ہے اور والد

اس دختر کا بباعثِ شدت تعلقِ قرابت ان لوگوں کی رضا جوئی میں محو اور انکے نقشِ

قدم پر دل وجان سے فدا اور اپنے اختیارات سے قاصر وعاجز بلکہ انہی کا فرمانبردار

ہو رہا اور اپنی لڑکیاں انہی کی لڑکیاں خیال کرتا ہے اور وہ بھی ایسا ہی سمجھتے ہیں اور ہر

باب میں اسکے مدار المہام اور بطور نفس ناطقہ کے اس کے لئے ہو رہے ہیں تبھی تو

نقارہ بجا کر اس کی لڑکی کے بارے میں آپ ہی شہرت دے دی

یہاں تک یہ عیسائیوں کے اخباروں کو اس قصہ سے بھر دیا آفریں بریں عقل

ودانش ماموں ہونے کا خوب ہی حق ادا کیا

غرض یہ لوگ مجھے میرے دعویٰ میں مکار اور دروغ گو خیال کرتے تھے۔۔۔۔

اور مجھ سے کوئی نشان آسمانی مانگتے تھے [1] تو اس وجہ سے کئی دفعہ ان کے

لئے دعا بھی کی گئی سو وہ دعا قبول ہوئی خدا تعالیٰ نے یہ تقریب قائم کی کہ والد

([1] یہاں ایک بات یاد رہے کہ اگر کوئی جب کہ نبوت ختم ہو چکی جھوٹی نبوت کا اعلان کرے اور کوئی اس سے معجزہ طلب کرے تو وہ طلب کرنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے ہاں مگر اس لئے طلب کرے کہ یہ جھوٹا ہے اور یہ معجزہ نہ دکھا سکے گا اور اسکی خوب ذلت ہوگی اس نیت سے کفر نہ ہوگا اور اگر یہ شک رکھتے ہوئے کہ کیا پتا یہ نبی نکل آئے ایسا یقین رکھنا کفر ہے کیونکہ نبوت ہمارے آقا ﷺ پر ختم ہو چکی اب کوئی نیا نبی نہیں آسکتا، نہیں آسکتا، مرتب

اس دختر کا اپنے ایک ضروری کام کے لئے ہماری طرف ملتجی ہوا تفصیل اسکی یہ ہے کہ اسکی ایک ہمشیرہ ہمارے چچا زاد بھائی غلام حسین نام کو بیاہی گئی تھی غلام حسین عرصہ پچیس سال سے کہیں چلا گیا ہے اور مفقود الخبر ہے اس کی زمین ملکیت جس کا ہمیں حق پہنچتا ہے نامبردہ (یعنی جس کا نام لیا گیا) کی ہمشیرہ کے نام کاغذات سرکاری میں درج کرادی گئی تھی۔۔۔۔ چنانچہ انکی ہمشیرہ کی طرف سے یہ ہبہ نامہ لکھا گیا چونکہ وہ ہبہ نامہ بجز ہماری رضامندی کے بے کار تھا اس لئے مکتوب الیہ نے باتمام تر عجز وانکسار ہماری طرف رجوع کیا۔۔۔ قریب تھا کہ (ہم) دستخط کر دیتے لیکن خیال آیا جیسا کہ ایک مدت سے بڑے بڑے کاموں میں ہماری عادت ہے جناب الٰہی ہمیں استخارہ کر لینا چاہیئے سو یہی جواب مکتوب الیہ کو دیا گیا پھر اسکے متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا وہ استخارہ کیا تھا گویا آسمانی نشانی کی درخواست کا وقت آپہنچا تھا جس کو خدا تعالیٰ نے اس پیرایہ میں ظاہر کر دیا اس خدائے قادر حکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلاں (بڑی) کے نکاح کے لئے

سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہہ دے تمام سلوک ومروت تم سے اسی شرط سے کیا جائے گا اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہو گا۔ اور ان تمام رحمتوں اور برکتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۸ء میں درج ہیں لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام بہت ہی برا ہو گا جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑہائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا اور ان کے گھر پر تفرقہ، تنگی، اور مصیبت پڑے گی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کئی کراہیت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔

پھر ان دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقرر کیا کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک روک کو دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لاوے گا اور بے دینوں کو مسلمان بناوے گا اور گمراہوں میں ہدایت پھیلاوے گا چنانچہ عربی الہام اس بارے میں یہ ہے:

ترجمہ :۔ ’’یعنی انہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے سو خدا تعالیٰ نے ان سب کے تدارک کے لئے جو اس کام کو روک رہے ہیں خدا تعالیٰ تمہارا امدد گار ہو گا انجام کار اس کی اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے تیرا رب وہ قادر ہے جو کچھ چاہے وہ ہو جاتا ہے تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں اور عنقریب وہ مقام تجھے ملے گا جس میں تیری تعریف کی جائے گی‘‘۔

(روحانی خزائن جلد ۵، صفحہ ۲۸۴ تا ۲۸۷، آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۸۴ تا ۸۷)

پھر اپنے رسالہ شہادۃ القرآن میں مزید پھیلا کر یوں لکھا۔

’’اور پھر مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے داماد کی موت کی نسبت پیشین گوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جس کی معیاد آج کی تاریخ سے تا ۲۱ ستمبر ۱۸۹۳ء ہے تقریباً گیارہ ماہ باقی رہ گئے ہیں ایک صادق یا کاذب کی شناخت کے لئے کافی ہیں کیونکہ احیاء اور امانت دونوں خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہیں اور جب تک کوئی شخص نہایت درجہ کا مقبول نہ ہو خدا تعالیٰ اس کی خاطر سے کسی اسکے

دشمن کو اسکی دعا سے ہلاک نہیں کر سکتا خصوصاً ایسے موقعہ پر کہ وہ شخص اپنے تئیں منجانب اللہ قرار دیوے اور اپنی کرامت کو اپنے صادق ہونے کی دلیل ٹھہراوے سو پیش گوئیاں کوئی معمولی بات نہیں جو انسان کے اختیار میں ہو بلکہ محض اللہ جلّ جلالہٗ کے اختیار میں ہیں سو جو کوئی طالبِ حق ہے تو ان پیش گوئیوں کے وقتوں کا انتظار کرے یہ تینوں پیش گوئیاں ہندوستان اور پنجاب کی تینوں بڑی قوموں پر حاوی ہیں یعنی ایک مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہے اور ایک ہندوؤں سے اور ایک عیسائیوں سے اور ان میں سے وہ پیش گوئی جو مسلمان قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے کیونکہ اس کے اجزاء یہ ہیں۔

(۱) کہ مرزا احمد بیگ تین سال کی معیاد کے اندر فوت ہو،

(۲) پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔

(۳) اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو۔

(۴) پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت

نہ ہو۔

(۵) اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ

ہو۔

(٦) اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے اور ظاہر ہے یہ تمام واقعات

انسان کے اختیار میں نہیں

(روحانی خزائن جلد ٦، صفحہ ۳۷۵، ۳۷٦، شہادۃ القرآن صفحہ ۷۹، ۸۰)

مرزا صاحب تو ۲٦ مئی ۱۹۰۸ء کو محمدی بیگم کے وصل کی حسرت لے کر جہنم رسید

ہو گئے جبکہ یہ لڑکی اور اس کا خاوند مرزا کی وفات کے بعد بھی زندہ رہ کر اس کے

کذاب ہونے کی گواہی عملاً دیتے رہے۔ (قارئین کرام طوالت کی وجہ سے

ہم نے اس کے وہ خطوط اس واقع کے ضمن میں نقل نہیں کئے جو اس نے

محمدی بیگم کے دیگر رشتہ داروں کو لکھے ان خطوط میں اس نے پینترے بدل

بدل کے منتیں کی کے میری عزت کا سوال ہے میری شادی محمدی سے کروا دو

کبھی یوں کہا کہ اسلام کو عیسائیوں کے سامنے جھکنے نہ دو کبھی عذاب کی دھمکیاں مگر ان کوششوں سے بھی اسکا کچھ نہیں بنا)

مرزا کی مزید پیشین گوئیاں اور انکا انجام جاننا ہو تو کسی تفصیلی کتاب کا مطالعہ کیجئے ہم اسی ایک پر اکتفاء کرتے ہیں

مزید معلومات!

وحی بند ہے، مرزا لکھتا ہے:

(۱) "وحی وفات مصطفی ﷺ کے بعد بند ہے"۔

(روحانی خزائن جلد ۷، صفحہ ۲۰۰، حمامۃ البشریٰ صفحہ ۳۴ طبع اول، صفحہ ۲۰ طبع ثانی، روحانی خزائن جلد ۳، صفحہ ۴۳۲، ازالہ اوہام صفحہ ۶۱۵، طبع اول جلد ۱۴ صفحہ ۳۹۲، ۳۹۳)

(۲) ما کان لی ان ادعی النبوۃ واخرج من الاسلام والحق بقوم کافرین

ترجمہ:۔ "میرے لئے مناسب نہیں کہ میں نبوت کا دعوی کروں اور اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں سے جا مِلوں" (روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۲۹۷)

اور پھر خود ہی نبوت کا دعوی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا"

(روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۱ دافع البلاء صفحہ ۱۱)

اور کبھی ایسے لکھتا ہے:

"رسول کی حقیقت اور ماہیت میں یہ امر داخل ہے کہ دینی علوم کو بذریعہ جبرائیل حاصل کرے اور ابھی ثابت ہو چکا ہے کہ اب وحی رسالت تابقیامت منقطع ہے"۔ (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۳۲)

(۱) "جہاد حرام ہے"۔

(روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۹، ۸، ۲۸، ۴۴۳، جلد ۱۶ صفحہ ۲۸، ۱۷)

(۲) نزول عیسی ابن مریم سے انکار جہالت ہے

(روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۲۹۸، شہادت القرآن صفحہ ۲)

(۳) اللہ تعالی نے مجھ سے فرمایا اے غلام احمد تو میری اولاد کی جگہ ہے اور میں تجھ سے ہوں (روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۷، دافع البلاء صفحہ ۷، ۸)

(۴) حضرت موسٰی علیہ اسلام کی پیش گوئیاں بھی اس صورت ظہور پذیر نہ ہوئیں جس صورت پر حضرت موسی علیہ اسلام نے اپنے دل میں امید باندھی تھی

(روحانی خزائن جلد ۳ صفح ۱۰۶، ازالہ اوہام صفحہ ۸)

کبھی اس سے بھی بڑی چھوڑتا ہے:

(۵) ''ایک بادشاہ کے وقت میں چارسو نبی نے اس کی فتح کے بارے میں پیش گوئی کی وہ جھوٹے نکلے اور بادشاہ کو شکست آئی بلکہ وہ اسی میدان میں مر گیا اس کا سبب یہ تھا کہ دراصل وہ الہام ایک ناپاک روح کی طرف سے تھا نوری فرشتہ کی طرف سے نہیں تھا''۔

(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۳۹، ازالہ اوہام صفحہ ۶۲۹)

مرزا نے قرآن پاک کی بے ادبی کی لکھتا ہے:

(۱) قرآن شریف میں گالیاں بھری ہیں

(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۱۵، ازالہ اوہام صفحہ ۲۸،۲۶)

حضرت عیسی علیہ اسلام کے بارے

(۱) عیسائی تو ان کی خدائی کو روتے ہیں مگر یہاں نبوت بھی انکی ثابت نہیں

(روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۲۱، اعجاز احمدی صفحہ ۱۴)

(۲) مسیح علیہ اسلام کی اکثر پیش گوئیاں غلطی سے پُر ہیں ــــــــ کبھی آپ کو شیطانی الہام بھی ہوتے تھے

(روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۳۳، اعجازی احمدی صفحہ ۲۴)

(۳) ہائے کس نے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسی علیہ اسلام کی تین پیش گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلی

(روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۲۱، اعجازی احمدی صفحہ ۱۴)

آپ کا خاندان نہایت پاک و مطہر ہے تین دادیاں اور تین نانیاں آپکی زنا کار اور کسبی عورتیں تھی جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا

(روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۱، ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۷)

(۴) مسیح کی پیش گوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نہیں نکل سکیں ــــــــ

ایسی ہی اور بھی بہت سی پیش گوئیاں ہیں جو صحیح نہیں نکلیں

(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۰۶ ازالہ اوہام صفحہ ۷)

"حضرت مسیح کو صریح گالیاں" (روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۸، ۲۹۱)

(۱) آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اسکے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے سر پر ملے سمجھنے والے یہ سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے

(روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۱، انجام آتھم صفحہ ۷)

(۲) اے عیسائی مشنریو اب ربنا المسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے اور اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمھارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں

آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے (روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۳)

(۱) ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ و اس سے بہتر غلام احمد ہے

(روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۸۳،جلد ۱۸ صفحہ ۲۴۰)

(۲) (نشاناتِ صداقت) نشان نمبر ۱۴۷ ۔'' ۵ مارچ ۱۹۰۵ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا میرے سامنے آیا اور اس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا میں نے اسکا نام پوچھا اس نے کہا نام کچھ نہیں میں نے کہا آخر کچھ تو نام ہوگا اس نے کہا میرا نام ہے ٹیچی ٹیچی''۔(روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۴۶،حقیقتُ الوحی صفحہ ۳۳۳)

(۳) ''میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن میں درج کیا گیا ہے مکہ، مدینہ، قادیان''(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۰)

قادیانی انگریز کا غلام:

(۱) ''بے شک ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اس گورنمنٹ محسنہ کے سچے دل سے خیر خواہ ہوں اور ضرورت کے وقت جان فدا کرنے کو بھی تیار ہوں''(روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۴۰۰)

(۲) میرے نزدیک واجب التعظیم اور واجب الاطاعت اور شکر گزاری کے لائق گورنمنٹ انگریزی ہے جس کے زیرِ سایہ امن کے ساتھ یہ آسمانی کاروائی میں کررہا ہوں (روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۳۲۰)

(۳) ''میری عمر کراہتِ طبع کے ساتھ انگریزی ملازمت میں بسر ہوئی''

(روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۸۴)

اور مسیح موعود کی نشانی بیان کرتے ہوئے یوں لکھا:

''مسیح کے ہاتھ سے عیسائی دین کا خاتمہ ہوگا اور فرمایا کہ وہ صلیب کو توڑے گا انکی حکومت کو پامال کرے گا'' (روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۰۷)

دو میں سے ایک جھوٹ

(۱) ہمارے نبی ﷺ نے اور کی طرح ظاہری علم کسی استاد سے نہیں پڑھا تھا مگر حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ مکتبوں میں بیٹھے اور حضرت عیسیٰ نے ایک یہودی استاد سے تمام توارت پڑھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔سُو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی حال ہے کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ میں نے کسی انسان

سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے۔(روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۹۴)

(۲) ''اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلِم میرے لئے نوکر رکھا گیا جنھوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا جب میری عمر تقریباً دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے جن کا نام فضل احمد تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا ان کا نام گل شاہ تھا''

(روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۸۰)

اب مرزا کا یہ دعوی ایک بار پھر پڑھیئے!

''جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتماد نہیں رہتا'' (روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۳۱)

کبھی لکھتا ہے: ''یہ بات ثابت کرنے کے لئے کہ میں اُس کی طرف سے

ہوں اِس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی نبوت ثابت ہوسکتی ہے"(روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۳۲)

اور کبھی یوں لکھتا ہے : ما کان لی ان ادعی النبوۃ واخرج من الاسلام والحق بقوم کافرین

ترجمہ:۔ "میرے لئے مناسب نہیں کہ میں نبوت کا دعوی کروں اور اسلام سے خارج ہوجاؤں اور کافروں سے جاملوں" (روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۲۹۷)

اور پھر لکھتا ہے:

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے — من بعرفان نہ کمترم زکسے
آدمم نیز احمد مختار — در برم جامۂ ہمہ ابرار
آنچہ داد است ہر نبی را جام — داد آں جام رامرا بتمام

ترجمہ : "انبیاء اگرچہ بہت ہوئے ہیں عرفان میں میں کسی سے کم نہیں ہوں میں آدم بھی ہوں احمد مختار بھی میرے جسم پر تمام نیکوں کا لباس ہے جو ہر نبی کو اللہ نے جام دیا ہے وہ پورے کا پورا بھر بھر کے مجھے دیا ہے"
(روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۷۷)

شاگرد رشید امام المناظرین، مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا عبدالمجید عطاری امینی، مدرس جامعہ امینیہ رضویہ شیخ کالونی جھنگ روڈ فیصل آباد۔

ازمرتب:

"مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۳۹ میں پیدا ہوا ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے وقت اس کی عمر تقریباً ۱۷ برس تھی، ابتدائً ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے دفتر قلیل تنخواہ پر محرری کی اور ۱۸۶۶ء سے ۱۸۶۸ تک ملازم رہا ۱۸۶۹ء کے شروع میں برطانوی ایڈیٹروں اور مسیحی رہنماؤں کا ایک وفد اس غرض سے ہندوستان آیا کہ اس عوام میں وفاداری کیسے پیدا کی جائے اور مسلمانوں کے جذبہ جہاد کو ختم کیا جائے

اُس وفد نے جا کر جو رپوٹیں مرتب کیں وہ یہ تھیں

"ہندوستانی مسلمانوں کی اکثریت اپنے روحانی راہ نماؤں کی اندھا دھند پیروکار ہے۔ اگر اس وقت ہمیں ایسا کوئی آدمی مل جائے جو حواری نبی ہونے کا دعویٰ کرے تو اس شخص کی نبوت کو حکومت کی سرپرستی میں پروان چڑھا کر

برطانوی مفادات کے لئے کام لیا جا سکتا ہے"

اور اس طرح مرزا قادیانی نامزد کیا گیا اس نے پہلے تو ایک مناظر کا روپ دھار کر پادریوں کے خلاف محاذ آرائی کی تاکہ مسلمانوں کی ہمدردی لی جا سکے جیسا کہ آجکل ایک صاحب ٹی وی چینل پہ پینٹ کوٹ ٹائی لگا کر ہندوؤں سکھوں اور عیسائیوں سے مقابلے کر کر کے مسلمانوں کی ہمدردیاں لینے کی کوشش میں مصروف ہیں۔

بہر حال پھر مرزا مُلھم مِن اللہ ہونے کا دعویٰ کرنے لگا مجدد ہونے کا آخر ۱۸۸۸ء میں کذابوں کی لسٹ میں شامل ہو گیا۔

رام چندر مرزائیوں کا مقدس بزرگ:

"جیسا کہ رام چندر اور کرشن یہ سب کے سب مقدس لوگ تھے اور ان میں سے تھے جن پر خدا کا فضل ہوتا ہے" (روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۸۳)

رام چندر غیر مقلد ٹولے کے نزدیک نبی ہے اور اس پر ایمان لانا واجب ہے۔ (ہدیۃ المھدی صفحہ ۱۷۹)

غور کریں : کہ غیر مقلدوں اور مرزائیوں میں کیسی مناسبت ہے کہ رام چندر دونوں کا مشترکہ بزرگ ہے۔

مرزا کی اپنی موت کے متعلق پیشن گوئی:

"اور خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ میری عمر اسّی (۸۰) سال سے ضرور زیادہ ہو جائیگی بلکہ اس بارے میں جو فقرہ وحی الٰہی میں درج ہے اس میں مخفی طور پر ایک امید دلائی گئی ہے کہ اگر خدا تعالیٰ چاہے تو اسّی برس سے بھی عمر کچھ زیادہ ہو سکتی ہے اور جو ظاہر الفاظ وحی کے وعدہ کے متعلق ہیں وہ تو چہتّر (۷۴) اور چھیاسی (۸۶) کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں۔

(روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۵۹)

ایک اور جگہ یوں لکھا:

"پس آج نظر تیری تیز ہے خدا تیری عمر دراز کرے گا اسّی (۸۰) برس یا پانچ چار زیادہ یا پانچ چار کم"۔

(روحانی خزائن جلد ۲۲، صفحہ ۹۹، ۱۰۰)

مرزا قادیانی کی عمر مطابق الہام ۷۵،۷۶ سال سے لیکر ۸۵،۸۶ سال تک ہونی چاہیئے تھی مگر وہ تو صرف ۶۸ سال کی عمر میں ہی جہنم واصل ہو گیا۔

(روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۱۷، حقیقتُ الوحی صفحہ ۹۶، خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۰، استفتاء صفحہ ۸۵)

مرزا کی موت کچھ یوں ہوتی ہے کہ:

مرزا کا معمول تھا کہ وہ اپنے دشمنوں کے لئے ہیضہ کی بد دعا کرتا تھا کیونکہ وہ اس مرض کو قہر الٰہی کا نشان جانتا تھا۔ بالآخر مرزا خود اپنی کذب بیانی اور دجل و فریب کے باعث اسی **قہر الٰہی** کا شکار ہوا اور مہلک قسم کے **وبائی ہیضہ** سے دو چار ہو کر موت کے آہنی پنجوں میں چلا گیا۔ یکم ربیع الاول ۱۴۳۳ھ بمطابق ۲۵ جنوری ۲۰۱۲ء بروز بدھ، استاد محترم قبلہ امام الامناظرین نے آستانہ عالیہ محمد پورہ شریف میں ختم نبوت کے موضوع پر خطاب کے دوران فرمایا کہ جب مرزا کی موت ہوئی تب تاجدار گولڑہ اعلیٰ حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب مرزا کے خلاف بادشاہی مسجد میں جلسہ سے خطاب فرما رہے تھے، ان کے ساتھ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب بھی موجود تھے، پیر جماعت علی شاہ صاحب کے منہ

سے نکلا کہ ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر مرزا کی موت ہو جائے گی، اللہ کے ولی کہ منہ سے نکلی ہوئی بات ایسے ہی ہوئی کہ مرزا کو پیچس لگ گئے اور وہ ہیضہ کا شکار ہو کر جہنم واصل ہو گیا۔ مرزا کے بیٹے مرزا بشیر احمد کے مطابق ۲۵ مئی رات گئے تک مرزا قادیانی کی حالت بالکل ٹھیک تھی۔ رات کے پچھلے پہر خراب ہو گئی جسم اس قدر کمزور ہو گیا کہ جب آخری دست کیا تو اٹھا نہ گیا زندگی کا آخری چکر آیا اور چکرا کر اپنی ہی غلاظت میں گر کر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء بروز منگل بوقت ساڑھے دس ۱۰ بجے اپنے انجام کو پہنچا اس کی لاش کو مال گاڑی میں رکھ کر قادیان روانہ کیا گیا لاش والے تابوت اور اس میں پڑے ہوئے بھوسے کو بعد میں حکومت نے آگ لگا کر خاکستر کر دیا تا کہ علاقہ میں ہیضہ کی وبا نہ پھیل جائے۔

مرزا کہا کرتا تھا: ”اور جو شخص کہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور اس کے الہام اور کلام سے مشرف ہوں۔ حالانکہ وہ نہ خدا کی طرف سے ہے نہ اس کے الہام و کلام سے مشرف ہے وہ بُری موت مرتا ہے۔ اور اس کا انجام نہایت ہی

بداور قابل عبرت ہوتا ہے''(اخبار''الفضل'' قادیان جلد ۲۸ صفحہ ۵۰ مورخہ ۲ مارچ ۱۹۴۰)

قادیانیوں سے سلام تک لینا جائز نہیں ہے انہیں کافر نہ سمجھنا بھی کفر ہے

انکے ساتھ تو میل ملاپ رکھنا کھانا پینا دوستی کرنا اپنے ایمان کو برباد کرنا ہے مگر

آجکل کے اکثر نوجوان تو شاید گانے سن سن کے نفاق کی دلدل میں گرتے

جارہے ہیں انہیں تو ایسی باتیں ملا مولویوں کی باتیں لگتی ہیں خدارا خود کو

پہچانیے

کفار سے دوستی رکھنا سخت منع ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ:۔''میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ''۔(پ ۲۸ الممتحنہ ۱)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: ترجمہ:۔''تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں

اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول

سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں''۔

(پ ۲۸ المجادلہ ۲۲)

کافر کی دوستی کے سبب ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھنے والا بروزِ قیامت دستِ

حسرت مَلتے ہوئے جو کچھ کہے گا اُس کا بیان کرتے ہوئے **پارہ ۱۹ سورۃُ الفرقان آیت نمبر ۲۸ تا ۲۹ میں ارشاد فرمایا جارہا ہے**

ترجمہ:۔ ''وائے خرابی میری! ہائے! کسی طرح میں نے فُلانے کو دوست نہ بنایا ہوتا، بے شک اس نے مجھے بہکا دیا میرے پاس آئی ہوئی نصیحت سے''۔

نبی کریم ﷺ کے فرمانِ عبرت نشان کا مفہوم کچھ یوں ہے:

''جو کسی بد مذہب کو سلام کرے یا اُس سے بکُشادہ پیشانی مِلے یا ایسی بات کے ساتھ اُس سے پیش آئے جس میں اُسکا دل خوش ہو، اس نے اس چیز کی تحقیر کی جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلّم پر اُتاری''

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب صفحہ ۶۳۴ بحوالہ تاریخِ بغداد ج ۱۰ ص ۲۶۲)

ایک اور حدیثِ پاک کا مفہوم کچھ یوں ہے:

''جس کسی نے بد مذہب کی (تعظیم و) توقیر کی اُس نے دین کو ڈھا دینے پر مدد دی''۔

(کفریہ کلمات۔۔۔صفحہ ۴۳۷ بحوالہ المعجم الاوسط للطبرانی ج ۵ ص ۱۱۸)

میرے **عزیز!** یہ مذکورہ بالا فرامین کسی مُلّا مولوی کے نہیں بلکہ جن کا کلمہ پڑھ کے ہم مسلمان ہیں یہ اُن کے فرامین ہیں

اس مسئلہ میں حضور قبلہ فقیہ العصر بقیۃ السلف حضرت علامہ الحاج **مفتی محمد امین** صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا فرمان مبارک بھی ہماری رہنمائی کر رہا ہے:

''رسولِ خدا سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بے ادبوں اور گستاخوں کے ساتھ عداوت رکھنا اللہ جل جلالہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کا بہترین ذریعہ ہے''۔

قادیانیوں سے میل جول کی شرعی حیثیت جاننے کیلئے امیر دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادری** صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی شاندار کتاب ''**کفریہ کلمات کے بارے سوال جواب**'' کا مطالعہ ضرور فرمائیے یاد رہے! کفریہ کلمات کے بارے جاننا فرض علوم میں سے ہے

یہ مرزائی ہمارے ملک کو تباہ کر رہے ہیں۔

انکا **طریقہ واردات** کچھ اسطرح ہے یہ آپ کے ارد گرد کوٹھیاں مکان لے کر اس طرح رہیں گے کہ آپ کو بالکل احساس تک نہ ہونے دیں گے۔

ظاہری طور پر بڑے خوش اخلاق بنیں گے بچوں کو مفت قرآن کی تعلیم دینا شروع کر دیں گے، گھر کا کوئی پورشن کسی ضرورت مند کو فری رہائش کے لئے بھی دے ڈالیں گے انکی لڑکیاں اکیڈمیز میں داخلہ لے کر نوجوانوں کو اپنے جال میں پھانستی ہیں روزگار کا لالچ دے کر پاسپورٹ پر دین کے خانہ میں احمدی لکھوا کر جرمن لے جاتے ہیں نوجوان وہاں دنیاوی عیش کے چکر میں آخرت برباد کر بیٹھتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھیئے کہ جب پاسپورٹ پر کوئی خود کو قادیانی لکھوا دیتا ہے تو دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

یہ لوگ تمہارے ملک میں انگریز کے جاسوس ہیں اور اس ملک کو ختم کرنے میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کی غلامی کا پٹہ اپنے گلے میں ڈال لو پھر اللہ تعالیٰ کی نصرت تمہارے شامل حال ہو جائے گی اللہ تعالیٰ ہمیں پکا سچا مومن بنائے! آمین

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

ابو عبداللہ محمد زاھد سلطانی

قاری کاشف 0300.3930925